مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء کی مختصر روئداد

۲۹ مارچ بروز جمعہ پنجاب کے ہر ایک ضلع اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی احمدیہ انجمنوں کے نمائندے پہنچ گئے۔ ان کے علاوہ مہمان بھی ایک خاصی تعداد میں تشریف لائے۔ اس وجہ سے نماز جمعہ مسجد اقصیٰ کی بجائے مسجد نور میں پڑھی گئی۔ افسوس! اس دفعہ بھی سائے اور فرش کا کوئی انتظام نہ ہوا۔ اس لئے مسجد کے قریب بڑ کے درخت کے نیچے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور اسی جگہ نماز پڑھائی۔ عصر کی نماز بھی ساتھ ہی ادا کی گئی - تاکہ کانفرنس کی کارروائی مسلسل جاری رہ سکے۔

نماز کے بعد ہائی سکول کے ہال میں مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہوا جہاں اس کے ہال کی شمالی جانب ایک سٹیج بنی ہوئی تھی۔ مجلس کا افتتاح جناب حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اور حضرت اقدس نے چند الفاظ میں احباب کو دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس پر سب حاضرین نے خشوع وخضوع کے ساتھ لمبی دعا کی۔ جس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور اس فرض سرداری کی تشریح کی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ کے روز بروز ترقی کرنے اور دنیا میں قبولیت حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کی تعلیم وتربیت کے لحاظ سے جماعت پر عائد ہو رہی ہے۔ اور اس کی سرانجام دہی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے مجلس میں پیش ہونے والے معاملات کے متعلق غور وفکر کرتے ہوئے اور ان پر اظہار رائے کرتے ہوئے خشیت اللہ کو مدنظر رکھنے کی تاکید فرمائی۔ اور خشیت اللہ سے الگ ہو کر کوئی بات کرنے کے نقصانات کی تشریح کی۔

اس کے بعد گرلز سکول کے متعلق فرمایا۔ اس کے لئے چند خاص اصحاب کو چندہ کی تحریک کی گئی تھی۔ جس پر ساڑھے چار ہزار کے قریب اس مد میں چندہ آیا ہے۔ ارادہ ہے کہ اس سے زمین خرید لی جائے۔ چونکہ میں نے اس کے لئے چندہ فراہم کرنے کا گذشتہ سال کانفرنس کے موقعہ پر وعدہ کیا تھا۔ اس لئے اس کا اب ذکر کیا ہے تا احباب یہ نہ سمجھیں۔ کہ اس کام کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ سکول کے ساتھ بورڈنگ بھی بنایا جائے گا۔ تاکہ باہر سے بھی لڑکیاں تعلیم کے لئے آسکیں۔ سکول میں دنیوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم کا بھی خاص طور پر انتظام کیا جائیگا۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ کم از کم دس گھماؤں زمین سکول اور بورڈنگ اور ان کے متعلقات کے لئے ہونی چاہیئے۔ اور دس گھماؤں کی قیمت موجودہ حالات میں تیس ہزار ہے۔ اس طرح ساٹھ ستر ہزار میں عمارتیں تعمیر ہو سکیں گی۔ جس میں سے نصف گورنمنٹ کی طرف سے مل جائے گا۔ باقی ۲۰-۲۵ ہزار جمع کر لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اگلے سال زمین خرید لی جائیگی۔

اس کے بعد حضور نے مجلس کی کارروائی شروع کرنے کے لئے جناب پیر اکبر علی صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کو چیئرمین مقرر فرمایا۔ تاکہ وہ مجلس کے انتظامی امور سرانجام دیں۔ جناب پیر صاحب نے سٹیج پر تشریف لے آنے کے بعد جبکہ کارروائی شروع کرتے ہوئے جناب ناظر صاحب اعلیٰ کو رپورٹ سنانے کا ارشاد فرمایا۔ اور جناب خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان

صاحب نے رپورٹ پڑھی۔ ان کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیالؔ ایم۔ اے ناظر دعوت و تبلیغ۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر تعلیم و تربیت۔ مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ناظر تالیف و تصنیف۔ حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب ناظر امور عامہ۔ مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ناظر مقبرہ بہشتی۔ جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال۔ جناب سید محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت نے اپنے صیغہ کی رپورٹیں سنائیں۔ اور شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بعض مدات میں حضرت اقدس کی طرف سے اضافہ بجٹ کی منظوری کا اعلان کیا۔

اس کے بعد مطبوعہ سوالات کے جوابات نظارتوں نے دئے۔ پھر حضرت اقدس نے ۱۷ جون کے جلسوں کے متعلق ایک تجویز کا اعلان فرمایا۔ جو یہ ہے۔ کہ اس سال جن غیر مسلموں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق مضمون لکھنے پر درجہ اول۔ دوم۔ سوم کے انعام دئے جائیں۔ ان کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ کہ وہ نقد انعام لیں۔ یا تمغہ وغیرہ کی صورت میں۔ اور یہ انعام کسی فرد واحد کی طرف سے نہ دئے جائیں۔ بلکہ جماعت کے لوگوں کی طرف سے ہوں۔ مثلاً پہلا انعام دو ہزار افراد کی طرف سے ہو۔ جن میں ہر ایک ایک آنہ چندہ دیا جائے۔ اس سے زیادہ کسی سے چندہ نہ لیا جائے۔ اس طرح ۱۲۵ روپیہ کا انعام ہو۔ دوسرا انعام ۱۰۰۸ آدمیوں کی طرف سے ۶۳ روپیہ کا ہو۔ اور تیسرا ۵۱۲ افراد کے ایک ایک آنہ چندہ سے ۳۲ روپیہ کا ہو۔

اس انعام میں ہر ایک مرد۔ عورت اور نابالغ بچہ شامل ہو سکتا ہے۔ اس پر حضور نے خود بھی چندہ دیا۔ اور دوسرے اصحاب بھی پیش کرنے لگے۔ لیکن اس وقت مجلس کے کام میں حرج واقع ہونے کی وجہ سے اسے روک دیا گیا۔ اور دوسرے وقت میں اس کی وصولی کا اعلان کیا گیا۔

آخر مختلف سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد جن کے ممبروں کی تعداد اور پریذیڈنٹوں کی نامزدگی خود حضرت اقدس فرماتے تھے۔ ساڑھے نو بجے رات اجلاس برخاست ہوا۔

کل نمائندوں کی تعداد جو اجلاس اول میں شریک ہوئے ۳۰۳ تھی جن میں پنجاب کے مختلف اضلاع کے علاوہ بلوچستان۔ یوپی۔ بنگال۔ حیدرآباد دکن۔ ناگپور۔ بہار۔ سندھ۔ سرحد کے علاقہ جات کی جماعتوں کے قائم مقام بھی تھے۔ مقامی وزیٹرز کی تعداد ۲۹۵ اور بیرونی کی ۲۵۶ تھی۔ خواتین کے لئے ہال کے مشرقی پہلو میں برعایت پردہ نشست کا انتظام تھا۔ اور ۶۰ کے قریب خواتین تشریف لائیں۔

اب کے نظارت بیت المال نے سالانہ آمد و خرچ کا بجٹ تفصیل کے ساتھ چھاپ کر نمائندگان کے آتے ہی ان میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ وہ اس کے متعلق غور و فکر کر سکیں۔

۳۰ مارچ سب کمیٹیوں نے اپنے اپنے اجلاس کئے۔ اور تجاویز پاس کیں۔ ۳ بجے کے بعد مجلس کا اجلاس شروع ہوا۔

۳۰ مارچ کی شب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جملہ نمائندگان اور بہت سے دوسرے اصحاب کی دعوت طعام دی گئی۔

الفضل کی لنڈنی چٹھی

احمدی مبلغین کی ماہ فروری ۱۹۲۹ء میں مصروفیتیں

یہاں کے کام کی نوعیت اور مشکلات کے متعلق گذشتہ دو رپورٹوں میں کسی قدر عرض کر چکا ہوں۔ ماہ زیر رپورٹ میں ان لوگوں کے ساتھ موقعہ نکال کر ملاقاتیں کی گئیں۔ جو پہلے سے زیر تبلیغ تھے۔ بعض کو اپنے مکان پر بلایا۔ اور بعض سے ان کے مکانوں پر جا کر ملاقات کی گئی۔ جو لوگ اس وقت زیر تبلیغ ہیں۔ ان میں سے ایک کا خیال یہ ہے۔ کہ ہر مذہب میں صداقت موجود ہے۔ یہ آگے اس کے ماننے والوں کا کام ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہم میں سے کسی کا کسی کو یہ کہنا کہ تمہارا مذہب سچا نہیں۔ تم اپنا مذہب تبدیل کرو۔ یہ ایسی ہی حرکت ہوگی۔ جیسا کہ کوئی کسی سے یہ کہے۔ کہ تم تو مجھے میلے کچیلے معلوم ہوتے ہو۔ شاید تم آج نہائے نہیں۔ یا منہ نہیں دھویا۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ابتدا ہی میں تبلیغی مسائل پر گفتگو کرنا مفید نہیں ہوتا۔ البتہ موقعہ اور محل دیکھ کر جب صداقت پیش کی جاتی ہے۔ تو اثر بھی ضرور کرتی ہے۔ یہاں کے لوگوں میں ایک عادت یہ ہے۔ کہ اپنے کام کاج کے سلسلہ میں شہر میں ادھر ادھر جاتے آتے ہیں۔ تو ریل میں یا بس میں بیٹھے ایک دوسرے کی طرف یا کھڑکی کے باہر نہیں جھانکتے۔ بلکہ ہر مرد اور عورت کے پاس یا تو اس دن کا اخبار ہوتا ہے۔ یا کوئی کتاب ہوتی ہے جسے پڑھتے رہتے ہیں۔ جب اخبار پڑھ چکتے ہیں۔ تو وہیں چھوڑ جاتے ہیں۔ کبھی کوئی دوسرا بھی اسے اٹھا کر پڑھ لیتا ہے۔

چونکہ براہ راست ہمارے ٹریکٹوں کا لوگوں کے ہاتھوں میں دینا آسان نہیں۔ اس لئے میں جب کبھی ریل یا بس میں سفر کرتا ہوں۔ تو اپنے ٹریکٹ بعض بعض مقامات پر چھوڑ آتا ہوں۔ تا کوئی بعد میں وہاں بیٹھنے والا انہیں اٹھا کر پڑھ سکے۔

ایام زیر رپورٹ میں چھ نئی عورتیں ایسی مسجد میں آئیں۔ جو پہلے کبھی نہیں آئی تھیں۔ ان میں سے دو کو ہمارے نومسلم بھائی مسٹر عبداللہ رائن صاحب نے کسی قدر تبلیغ کرنے کے بعد مسجد کا پتہ بتایا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو کسی وقت بعض نومسلم بھی تبلیغ کا کام دینے لگیں گے۔ ان میں سے بعض کا اخلاص اور دینی جوش بہت قابل قدر ہے۔ مسٹر خیر اللہ ویلز اور مسٹر مبارک احمد نیولنگ کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ مسٹر نیولنگ نہایت التزام سے روزے رکھتے ہیں۔ مس فاطمہ ٹرجٹ بھی روزے رکھتی ہیں۔ لیکن ہفتے میں پانچ وہ اس طرح کہ ان کی والدہ ان کو روزہ رکھنے نہیں دیتیں۔ اس لئے ہفتے کے پانچ دن جن میں کام پر جانا ہوتا ہے ان میں وہ بغیر سحری کھانے کے آٹھ پہر روزہ رکھ لیتی ہیں لیکن چھٹی کے دو دن جو ان کو گھر پر ٹھہرنا پڑتا ہے۔ ان میں ان کی والدہ کھانے کے وقت کھانا کھانے پر مجبور کرتی ہے۔

مسز ہائیلے کو تو اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔ لیکن مسٹر ہائیلے کی صحت پچھلے دنوں میں خراب رہی۔ یہ بہت مخلص دوست ہیں۔ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Near & middle East Association کے جلسوں میں بھی شامل ہوتا ہوں۔ جن لوگوں سے اس حلقہ میں پہلے سے واقفیت ہے۔ ان سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور بعض نئے لوگوں سے بھی واقفیت ہو جاتی ہے۔ چند روز ہوئے۔ جو جلسہ وہاں ہوا۔ اس میں سابق گورنر بمبئی Lord Lamington نے تقریر کی تھی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ ہمیں اہل ہند کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر لینے چاہئیں۔ جس سے بہتر نتائج کی امید ہو سکتی ہے۔ برمنگھم کے ایک کالج کی ایک سوسائٹی کی طرف سے تقریر کرنے کی دعوت آئی تھی۔ صوفی عبدالقدیر صاحب کو وہاں بھیجا گیا۔ تقریر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہو گئی۔ اور ایک پروفیسر نے بعد میں ان کو چائے پر اپنے گھر بلایا۔ اپنے دو دوست بھی اس نے مدعو کئے وہ بھی اس کالج میں پروفیسر ہیں۔ چائے کے موقعہ پر جو گفتگو ان سے ہوئی۔ اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

سائمن کمیشن کے سامنے جو میمورنڈم ہماری طرف سے پیش ہوا تھا اس کی کاپیاں بعض اخبارات کو بھی گئیں۔ روزانہ Times مانچسٹر گارڈین میں اور Near East and India میں جن کے ایڈیٹروں سے میں نے ملاقات کی۔ اور سلسلہ کے حالات زبانی بھی سنائے۔ میمورنڈم پر ریویو چھپا ہے۔

خاکسار فرزند علی عفا اللہ عنہ از لندن

ضروری تصحیح

ایک معزز غیر احمدی صاحب کا ولادت مسیح علیہ السلام کے متعلق جو سلسلہ مضمون چھپ رہا ہے۔ اس میں تحریر کی ایک افسوسناک غلطی واقع ہو گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ فی الولادت المسیح علیہ السلام لکھا گیا ہے۔ جو فی ولادت المسیح علیہ السلام ہونا چاہئے۔ اسی طرح ۲۶ مارچ کے پرچہ میں اس مضمون کی جو قسط شائع ہوئی ہے۔ اس میں صفحہ ۱۰ کے تیسرے کالم کی سطر ۸ میں خوف کی بجائے ضرورت صفحات کے دوسرے کالم کی سطر ۱۲ میں اسے کی بجائے المصد اور تیسرے کالم کی سطر ۲ میں امرہ کی جگہ امرا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

دنیا کے عظیم الشان محسن کے متعلق

ہندوستان کے طول و عرض میں جلسے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے گذشتہ سال ۱۷ جون تمام ہندوستان میں بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر تقریریں کرنے کی جو تحریک فرمائی تھی۔ اخبار بین حضرات بالاتفاق اس حقیقت کے معترف ہیں۔ کہ اسے بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی۔ حضور کی اس آواز میں اس قدر اثر اور طاقت تھی۔ کہ ہر مشرب و خیال کے لوگوں کی تہذیب و شرافت کی سوئی ہوئی حیات دفعتہً بیدار ہو گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاکیزہ و مطہر زندگی اور بنی نوع انسان کے لئے عدیم المثال ہمدردی کے جذبات پر معاندین کی بہتان طرازیوں اور دروغ بافیوں کے باعث غلط فہمیوں کا جو پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہ چاک چاک ہو گیا۔ اور آپ کی ذات قدسی صفات اپنے حقیقی حسن و جمال کے ساتھ عالم آشکار ہو گئی۔ اس طرح ہر اس دل کے لئے جو اپنے اندر کچھ بھی مادہ انصاف رکھتا تھا۔ فخر دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل شان کو سمجھنا نسبتاً آسان ہو گیا۔ اور تمام وہ لوگ جو محسن کا احسان ماننے تقاضائے انسانیت و شرافت یقین کرتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ مسلم تھے یا غیر مسلم پورے جوش کے ساتھ آگے بڑھے۔ اور معدودے چند حاسد اور کینہ ور لوگوں کی ناپاک سعی کے باوجود اس تحریک کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بنا کر دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ سید ولد آدم سے نفار رکھنے والوں کے لئے روز اول سے ہی ناکامی اور روسیاہی مقدر ہو چکی ہے ؛

مسلمانوں نے اس تحریک کو پوری طرح کامیاب بنانے میں جو عملی حصہ لیا۔ وہ چونکہ ان کا مذہبی فرض اور ایک نہایت ضروری فرض تھا اس لئے اس کی تفصیلات کی فی الحال ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی یہ چند سطور اتحاد بین المسلمین کے اس مسرت انگیز اور نشاط افزا نظارہ کے تفصیلی بیان کی متحمل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے صحبت امروزہ میں مجملاً صرف یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ غیر مسلم حضرات پر اس مبارک تحریک نے کیسا اثر کیا۔ اور انہوں نے نہایت ہی خلوص دل سے اپنی عقیدت و ارادت کے پھول دنیا کے اس محسن اعظم کے مقدس نام پر نچھاور کر کے کس طرح اپنی شرافت کا ثبوت دیا ؛

ہندو۔ سکھ۔ آریہ۔ عیسائی اور دیگر غیر مسلم اصحاب نہایت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ ان جلسوں میں شریک ہوئے۔ کئی مقامات پر انہوں نے نہ صرف جلسہ کے تمام انتظامات کا ذمہ لیا۔ بلکہ حاضرین کی شربت و آب سرد وغیرہ سے تواضع بھی کی۔ اپنے مکانات اور ضروری سامان نہایت خوشی سے منتظمین کے حوالہ کر کے انعقاد جلسہ میں سہولتیں پیدا کیں۔ متعدد مقامات پر سرکردہ اور مشہور غیر مسلم رہنماؤں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے نظیر خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے نہایت عمدہ تقریریں کیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہت سے شہرت یافتہ اور اعلیٰ تعلیم رکھنے والے معززین نے فرائض صدارت انجام دئے ؛

چونکہ ایسے مہذب اور شریف انسانوں کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ اس لئے ہم مختصر طور پر ہی ان کا ذکر کرتے ہیں۔ تا اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ کس حیثیت اور درجہ کے لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات و احسانات کے متعلق خراج تحسین ادا کیا

لاہور کے جلسہ میں لالہ بہاری لال صاحب ایم اے پروفیسر دیال سنگھ کالج اور لالہ امرناتھ صاحب چوپڑہ بی اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل نے تقریریں کیں دہلی کے جلسہ میں رائے بہادر لالہ پارس داس صاحب آنریری مجسٹریٹ اور لالہ گردھاری لال صاحب نے رسول اکرم کی شاندار زندگی پر لیکچر دئے انبالہ میں مشہور کانگریسی لیڈر لالہ دنی چند صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل نے حضور کی پاکیزہ زندگی پر دلآویز تقریر کی۔ فتح آباد ضلع حصار میں مسٹر تیداس صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی نہایت ہی دلکش پیرایہ میں بیان کئے۔ شاہدرہ لاہور کے جلسہ میں سردار رسال سنگھ صاحب میر منشی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ اور لالہ رادھے شاہ صاحب رئیس اعظم نے انعقاد جلسہ میں بہت مدد دی۔ گورداسپور کے جلسہ کی صدارت کے فرائض باوا گوردت سنگھ صاحب پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن نے انجام دئے۔ اور مسٹر دیوی شرن صاحب وکیل نے مناقب و فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کئے۔ میانوالی کے جلسہ میں لالہ بھگوان رام صاحب وکیل نے تقریر کی۔ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور میں سردار تیجا سنگھ صاحب سفید پوش نے صدارت کی۔ جھنگ (ملتان) میں لالہ جگن ناتھ صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل رئیس اعظم کا لیکچر ہوا۔ ڈیرہ دون کے جلسہ میں ڈاکٹر بانکے لال صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعت پڑھی۔ اور مسٹر اوگر سین صاحب بیرسٹر نے اپنا ہال جلسہ کے لئے دیا۔ مرزا اں میں ڈاکٹر دولت سنگھ صاحب نے نہایت عمدہ مضمون پڑھا۔ ڈہرگ ضلع سیالکوٹ میں لالہ رام دھن صاحب ساہوکار۔ ڈاکٹر ملکھی رام صاحب و لالہ دینا ناتھ صاحب نے تقریریں کیں ؛

پنجاب کے علاوہ میدنی پور بنگال کے جلسہ کی صدارت مسٹر ایس کے بھٹا چاریہ اور چاند پور کے جلسہ کی مشہور و معروف ہندو لیڈر مسٹر ہردیال ناگ نے کی۔ بابو جگت چندر اسین۔ بابو یجنا سیتا بھوشن۔ بابو للت موہن صاحبان برہمن بڑیہ کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ بنگال کے نہایت ہی مشہور لیڈر سر پی۔ سی رائے کلکتہ کے جلسہ کے صدر تھے۔ اور ڈاکٹر ایم۔ ڈبلیو۔ مارڈ اینگلو انڈین کمیونٹی کے مشہور لیڈر۔ بنگال کے بہت بڑے لیڈر بابو بپن چندر پال اور مشہور مقرر بنگالی خاتون مسز نیرا پرو بھا چکرورتی نے وہاں دلچسپ تقریریں کیں۔ رنگ پور کے جلسہ میں وہاں کے ہردلعزیز لیڈر مسٹر لاہری ایم اے۔ ایل ایل بی نے نہایت فصیح تقریر کی۔ مدراس کے جلسہ کی صدارت وہاں کے مشہور انگریزی اخبار جسٹس کے ایڈیٹر صاحب نے کی۔ بانکی پور کے جلسہ میں مسٹر پی کے سین سابق جج ہائی کورٹ پٹنہ اور بابو بلدیو سہائے صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل نے تقریریں کیں بھاگلپور میں مشہور ہندو لیڈر بابو اننت پرشاد وکیل صدر جلسہ ہوئے۔ اور امراوتی میں آنریبل سر جی۔ ایس کھاپرڈے ممبر کونسل آف سٹیٹ صدر تھے۔ منگلور میں مسٹر کے سمپت گری راؤ ایم اے نے تقریر کی۔ اور حیدرآباد کے جلسہ میں ہز ایکسیلنسی سر کرشن پرشاد نے نعتیں بھیجیں۔ بھاؤ نگر کے جلسہ میں مسٹر کپیل رائے صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی نے تقریر کی۔ بھدرک میں جلسہ کے صدر بابو ہر نرائن چندر گھوش۔ ایل۔ ٹی۔ ڈی۔ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز تھے ؛

غیر مسلم احباب کی اس فہرست سے ظاہر ہے۔ کہ کس حیثیت کے لوگ ان جلسوں میں شامل ہوئے۔ مسٹر بپن چندر پال نے کلکتہ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں بہت ضروری کام چھوڑ کر اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آئندہ بھی اگر ایسے جلسے منعقد ہوں گے۔ تو خواہ کتنا کام مجھے درپیش ہوگا۔ میں ایسے جلسہ میں شمولیت کو مقدم کروں گا۔ مسز نیرا پروبھا چکرورتی نے کہا مختلف اقوام میں رابطہ اتحاد کی استواری کے لئے ایسے جلسے عورتوں میں بھی ہونے چاہئیں بنگال کے مشہور انگریزی اخبار دی امرت بازار پترکا نے اسے "بین الاقوامی اتحاد کی تحریک" اور "ہندو مسلمانوں کا مشترکہ جلسہ" قرار دیا ؛

اس کے علاوہ ہندوستان کے دیگر مشہور و معروف اخبارات نے بھی ان جلسوں پر بہت عمدہ رائے کا اظہار کیا۔ اخبار سلطان (کلکتہ) نے کئی اشاعتوں میں ان جلسوں پر نوٹ لکھے۔ پٹنہ کے مشہور انگریزی اخبار دی سرچ لائٹ نے بھی پر معنی مفصل مضمون لکھا

پھر اردو اخبار ناگپور- پیشوا دہلی- ہمدم لکھنؤ- مشرق گورکھپور- کشمیری لاہور- الوحید کراچی- تنظیم امرتسر وغیرہ متعدد اخبارات نے بہت شرح و بسط سے ان جلسوں کی تعریف میں لکھا*

گذشتہ سال کے جلسوں کے متعلق ان امور کا ہم نے اس لئے ذکر کیا ہے- کہ تا احباب یہ دیکھ سکیں- گذشتہ سال باوجودیکہ یہ تحریک بالکل نئی تھی- کام میں سہولتیں اور آسانیاں پیدا کرنے کے لئے کسی تجربہ سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا تھا- اور لوگوں میں اسے مقبول بنانے کے لئے کئی قسم کی مشکلات کا سامنا تھا- پھر بھی ہر مذہب و ملت کے معززین نے اسے کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا حصہ لیا*

پس اس سال جبکہ بہت سی ابتدائی مشکلات کم ہو چکی ہیں- اور لوگ عام طور پر اس تحریک کے فوائد سے آگاہ ہو چکے ہیں- اگر ہمارے احباب اسے بیش از بیش کامیاب بنانے کے لئے کوشش کریں- تو کوئی وجہ نہیں- انہیں بے نظیر کامیابی حاصل نہ ہو*

یہ گذارش ہم اپنی جماعت کے لوگوں سے ہی نہیں کر رہے- بلکہ دوسرے مسلمان بھی ہمارے خاص طور پر مخاطب ہے- وہ کون شخص ہے جو مسلمان کہلاتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس کے اظہار کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لینا اپنے لئے سعادت دارین نہ سمجھے- پس جبکہ ہر مسلمان کے لئے یہ نہایت خوش کن اور فرحت افزا فعل ہے- تو اسے عملی طور پر اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئے- اور ایسے جلسہ کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق منعقد ہوگا- شاندار سے شاندار بنانے میں کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا چاہئے*

گذشتہ سال کے جلسوں سے یہ امر تو واضح ہو چکا ہے- کہ ان جلسوں کی غرض محض بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک اور مطہر زندگی اور بنی نوع انسان سے بے نظیر ہمدردی کا اظہار کرتا ہے- کسی قسم کے کسی اختلافی مسئلہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں- اس صورت میں ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں کا فرض ہے- کہ وہ اس تحریک میں شریک ہوں- اور اسے اپنا نہایت اہم اور ضروری فرض سمجھ کر اس کی انجام دہی میں لگ جائیں- ہماری جماعت کے لوگ ہر طرح انہیں امداد دینے کے لئے انشاء اللہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر تیار رہیں گے-

نوجوانوں کو تباہ نہ کرو

کسی سمجھدار اور ہوشمند کے خیال میں بھی یہ نہیں آسکتا- کہ بحالات موجودہ ہندوستانی گورنمنٹ سے جبر اور تشدد کے ذریعہ حقوق حاصل کر سکتے ہیں- اور یہ پہلو اختیار کر کے تباہی و بربادی سے بچ سکتے ہیں- لیکن باوجود اس کے کہنا پڑتا ہے- آئے دن نوجوانوں اور جوشیلی طبائع رکھنے والے لوگوں کو مشتعل کر کے تشدد پر اتر آنے- اور قانون کی خلاف ورزی کرنے کی تحریک کی جاتی ہے- اس طرح نہ صرف ان نوجوانوں کی زندگیاں تباہ و برباد کر دی جاتی ہیں جنہیں اگر صحیح راستہ پر چلایا جاتا- تو ملک اور قوم کے لئے نہایت مفید اور کار آمد ہو سکتے تھے- بلکہ اپنے ملک کی اٹھتی ہوئی پود کو ہلاکت میں ڈال کر ملکی اور قومی ترقی کو بہت پیچھے ڈال دیا جاتا ہے*

حال ہی میں ہندوستان کے مختلف مقامات پر ایک ہی دن میں جو تلاشیاں اور گرفتاریاں ہوئی ہیں- وہ بھی اسی قسم کی غیر دانشمندانہ تحریکوں کا نتیجہ ہیں- اور اس لحاظ سے بہت افسوسناک- کہ اچھے اچھے قابل نوجوان گرفتار ہوئے ہیں- بہتر ہوتا- اس افتاد سے سبق حاصل کر کے آئندہ نوجوانوں کو گرداب بلا میں ڈالنے سے پرہیز کیا جاتا- لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے- اس واقعہ کو تشدد پر اُبھارنے کا مزید ذریعہ بنا لیا گیا ہے*

تشدد کی تحریک

۲۲ مارچ- لاہور میں جو جلسہ بد ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے والے ملزموں کو مبارکباد" دینے کے لئے منعقد کیا گیا- اس میں مولوی ظفر علی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"میں یہاں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں- کہ حکومت نے ۲۰- مارچ کو تشدد کر کے ملک کو آزادی کی دعوت دی ہے- اور کانگرس کو بتا دیا- کہ آئینی طریقے بے کار ہیں- کیا حکومت چاہتی ہے- کہ آئین پسند اور پُر امن کانگرس ختم ہو جائے- اور ملک وہ طریقہ اختیار کرے- جو کلکتہ میں پچاس ہزار مزدوروں نے کیا تھا- اگر حقیقت یہی ہے تو مبارک ہو- کہ اس کے تختہ اُلٹنے کا وقت آگیا- ایسی حالت میں ملک مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال کو نہیں دیکھے گا"

(زمیندار ۲۴- مارچ)

کہنے والے نے تو کہدیا- لیکن کاش وہ اس قسم کے الفاظ کے نتائج اور عواقب پر غور کر لیتا- اگر آئین پسند اور پر امن کانگرس ختم ہو جائے تو پھر کیا ہو- یہی کہ ملک میں بدامنی پھیل جائے- کئی مقامات پر جلیانوالہ کا نظارہ رونما ہو- بیسیوں قیمتی جانیں موت کے گھاٹ اُتر جائیں اور آخر ہندوستانی اسی طرح ٹھنڈے ہو کر بیٹھ جائیں- جس طرح مارشل لاء کے زمانہ میں بیٹھ گئے تھے*

غرض اس قسم کی تحریکیں نہایت ہی خطرناک ہیں- توقع رکھنا تو فضول ہے- کہ ان تحریکوں کو چلانے والے عقل و خرد سے کام لے کر باز آجائیں گے- لیکن اہل ملک کو چاہئے- ایسی باتوں کی طرف قطعاً توجہ نہ کریں- اور دور کھڑے ہو کر تماشا دیکھنے والوں کی قطعاً نہ سنیں تاکہ بے فائدہ اور بے نتیجہ مصائب کا نشانہ نہ بنیں*

اس کے ساتھ ہی ہم گورنمنٹ سے بھی کہنا چاہتے ہیں- اسے اس قسم کی تحریکوں کو فروغ پانے کا قطعاً موقعہ نہیں دینا چاہئے- جو عاقبت نااندیش اور بھولے بھالے نوجوانوں کو تباہ کرنے والی ہوں- اور جلد سے جلد ان کے انسداد کی طرف متوجہ ہونا چاہئے*

نہ صرف گورنمنٹ کے اپنے مفاد کے لئے نہایت ضروری ہے بلکہ پبلک کے مفاد کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اس کے نوجوانوں کو ضائع ہونے سے بچایا جائے*

بعض ہندو اخبارات کی غیر محتاط روش

بعض ہندو اخبارات جو دوسروں کی جائز و ناجائز عیب چینی کرنا اپنا کمال سمجھتے ہیں- اور جو ہر وقت اس تاک میں لگے رہتے ہیں- کہ کوئی "سنسنی خیز" بات انہیں معلوم ہو- اور وہ جھٹ اسے شائع کر دیں- انہیں اتنی بھی تمیز نہیں ہوتی- کہ جو کچھ وہ شائع کرتے ہیں- اس کا اثر ان کی اپنی قوم کے متعلق کیا رونما ہوتا ہے- اس قسم کے اخباروں میں سے "گورو گھنٹال" کا نمبر سب سے اول ہے- وہ آئے دن ہندوستانی کے متعلق ایسے ایسے واقعات بڑے فخر سے شائع کرتا رہتا ہے- جن کا فائدہ تو سوائے اس کے کسی کو نہ پہونچتا ہوگا- البتہ اخلاقی طور پر بہتوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہوگا- اس لئے کہ عام طور پر انسانی طبائع برائی کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتی ہیں- اور جب بُرے واقعات ان کے سامنے پیش کئے جائیں- یا برائیوں میں مبتلا لوگوں کے نام و نشان کا ذکر کیا جائے- تو انہیں خواہ مخواہ ایسے خیال کے ارتکاب کا اور ایسے لوگوں سے ملنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے- یہی وجہ ہے- کہ اسلام نے اشاعت فحش سے سختی کے ساتھ روکا ہے- لیکن "گورو گھنٹال" کے سے اخبارات کو تو ایسی باتیں پر بیٹھ دے- ان کا کام لوگوں کے بگڑے ہوئے مذاق کو بگاڑنا ہے- نہ کہ سنوارنا- اس لئے وہ بڑی خوشی سے ایسی باتیں شائع کرتے رہتے ہیں- علاوہ ازیں ہندوؤں کی خانگی زندگی کا ایسا بھیانک نقشہ پیش کرتے رہتے ہیں- کہ جس سے ہندو کو مذاق انڈیا کی نظر میں بالکل معذور قرار دینا پڑتا ہے*

مثال کے طور پر ہم ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں- ۹ مارچ کے "گورو گھنٹال" میں ایک ہندو بیوہ کے متعلق جس کے دو چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے- لکھا ہے- جب اس کا خاوند مر گیا- تو اس کے دیوروں نے اسے کہا:-

"اے رانڈ تمہارے خاوند کا بیاہ ہم نے اس کے عوض میں لڑکی دے کر کیا تھا- اس بدلے والی لڑکی کا معاوضہ اس سے کچھ وصول نہیں ہوا- اگر تیرے کوئی لڑکی پیدا ہو جاتی- تو ہمارا حساب بے باق ہو جاتا- اب تم نے پیدا کر دئے دو پتھر- اب اُلٹا ہم پر اپنا اور ان دونوں کی پرورش کا بوجھ ڈالنا چاہتی ہے- ہم نے اپنے معاوضہ کی رقم کی وصولی کا یہ علاج کیا ہے- کہ باپ کے رہائشی مکان میں تمہارے خاوند کا جو حصہ ہے- اور جس میں تم رہتی ہو- اس حصہ مکان کو اس معاوضہ کے بدلے حساب میں ڈال کر تمہارے خاوند کا حساب بے باق کر لیا جائے- چنانچہ ایسا ہی کر لیا گیا"

اس سے نہ صرف یہی ظاہر ہے- کہ ہندو بیواؤں سے کیسی بے دردی کا سلوک کرتے ہیں- بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے- کہ لڑکیوں کے متعلق ان کی ذہنیت کیا ہے- جو کچھ ظاہر کیا گیا- ہندوستانی کے لئے کسی نوعیت سے بھی خوشگوار نہیں ہو سکتا- بلکہ دوسروں کی نظر میں اس کی وقعت کو گھٹانے والا ہے- اس کی بجائے یہ بہت اچھا ہوتا- کہ ڈھول پیٹے بغیر اس بیوہ کے گذارہ کی کوئی صورت پیدا کر دی جاتی- اور ایسے لوگوں کی اصلاح کا کوئی طریق سوچا جاتا*

مولوی محمد علی صاحب تب اور اب

اب جب کہ مولوی محمد علی صاحب "حضرت امیر ایدہ اللہ" بن چکے ہیں۔ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کی نہ کوئی خصوصیات رہی ہیں اور نہ سلسلہ احمدیہ کے کوئی خاص اصول ہیں جو شخص انہیں چندہ دے۔ اسے وہ اپنا مقرب بنانے کے لئے تیار ہیں اور اب احمدیت ان کے نزدیک سمٹ سمٹا کر صرف یہ رہ گئی ہے۔ کہ ان کی انجمن کی امداد کرنے کا وعدہ کر لیا جائے لیکن ایک وقت وہ بھی تھا۔ جب کہ مولوی صاحب خود سلسلہ کی خصوصیات کی تبلیغ کرنے اور ان پر کاربند رہنے کے علاوہ دوسروں سے بھی اسی بات کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ اور اگر شبہ بھی ہوتا تھا۔ کہ کوئی ان کا مطالبہ پورا نہیں کرتا۔ تو اس سے جواب طلب کیا جاتا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جب کہ مولوی صاحب صدر انجمن کے سکرٹری تھے۔ ان کے دفتر سے مولوی اللہ دیا صاحب واعظ محلہ ڈھوبیوال لاہور کو ایک خط لکھا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا :-

"آپ سلسلہ کے خاص اصولوں کے متعلق سُنا ہے کہ کوئی وعظ نہیں کرتے۔ اور اگر کیا ہے۔ تو معہ مقام وعظ مطلع فرمائیں"

اس کے علاوہ ایک صاحب غلام حسین صاحب کو لکھا گیا۔

"مولوی اللہ دیا جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ کیا اس کی شہادت آپ دے سکتے ہیں"

پھر شہزادہ عبدالمجید صاحب مرحوم کو لکھا :-

"الہ دیا کو جو پانچ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ آیا وہ سلسلہ کے متعلق وعظ کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں یا نہیں"

کجا تو سلسلہ کے خاص اصول کے متعلق وعظ کرنے اور غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر اتنا زور اور کجا اب خود بھی سلسلہ کے اصول سے دست بردار ہو جانا۔ اور صرف ایک رجسٹر میں نام لکھ لینے پر اکتفا کر کے یہ سمجھ لینا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے "یہی بیعت ہے"

بات یہ ہے۔ جب سلسلہ کے اصول پر عمل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ تب مولوی صاحب اور تھے۔ لیکن اب اور ہیں اب انہیں ایک "جماعت کا امیر" ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اور اس مرتبہ پر پہنچ کر انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ جو چاہیں کہیں اور جو چاہیں کریں۔ کسی کو ان کی کسی بات پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں ہے ۞

اشارات

اہل ہند کی ناکامیوں اور نامرادیوں کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ عوام تو الگ رہے۔ ان کے بڑے بڑے لیڈر اور راہنما بھی جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ کرتے نہیں۔ اور جو کرتے ہیں۔ وہ ان کے اقوال کے بالکل خلاف ہوتا ہے۔

مولانا محمد علی نے ایک انٹرویو میں اپنے اس دعوےٰ کو ثابت کرتے ہوئے کہ "ہم لوگ یعنی کانگرس کے صدر صاحبان عجیب و غریب مخلوق ہیں" کانگرس کے سابق پریذیڈنٹوں کے عجائب خیز اعمال کی جو تشریح و توضیح کی ہے۔ وہ نہ صرف "سیاسیات" کے متعلق حیرت انگیز انکشافات پر مشتمل ہے۔ بلکہ "اخلاقیات" کے بارے میں بھی عجیب و غریب گل کھلاتی ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"میں سابق ہندو مسلم پریذیڈنٹوں کے نام لے سکتا ہوں۔ جو ہر شب کو کانگرس کے فیصلہ امتناع مسکرات کا تمسخر اڑاتے ہیں"۔ (انقلاب ۲۲ مارچ)

اس فصیح و بلیغ فقرہ میں جس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مولانا محمد علی کانگریس کے "تمام سابق ہندو مسلم پریذیڈنٹوں" کے نام بتا سکتے ہیں۔ جو دن کو تو یہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ کانگریس مسکرات کو ممنوع قرار دیتی ہے۔ اور ہندوستان کو اس لعنت سے پاک کرنا ان کا فرض ہے۔ لیکن "ہر شب کو" شراب ناب کے جام لنڈھاتے اور "کانگریس کے فیصلہ امتناع مسکرات کا تمسخر اڑاتے ہیں"۔

ممکن ہے۔ اس کا باعث یہ بتایا جائے۔ کہ ہندوستان کو آزاد کرانے اور سوراجیہ دلانے کے لئے چونکہ ان لوگوں پر سب سے زیادہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ جو ہندوستان کی سب سے بڑی قومی "انجمن" کی پریذیڈنٹی کا بار اپنے کندھوں پر اٹھا چکے ہیں۔ اور وہ اس غم میں "سارا دن" گھلتے رہتے ہیں۔ اس لئے "ہر شب کو" محض "غم غلط" کرنے اور دن بھر کی جسمانی اور دماغی کوفت دور کرنے کے لئے "ولایت کی سب سے مقوی چیز" بطور "دوا" استعمال کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے اور غالب کا یہ شعر گنگناتے ہوئے چند جام نوش فرما لیتے ہیں

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے

ورنہ "کانگریس کے فیصلہ امتناع مسکرات کا" وہ ہر طرح احترام کرتے اور اسے قابل عمل سمجھتے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے۔ جن لوگوں سے وہ سوراجیہ حاصل کرنے کے لئے قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں جنہیں خود پیچھے رہ کر میدان جنگ میں مرنے مارنے کیلئے دھکیلتے ہیں۔ اور جن کی سرگرمیوں پر قصر آزادی کی بنیادیں رکھتے ہیں۔ اگر وہ یہ مطالبہ کریں۔ کہ حصول سوراجیہ تک انہیں بھی غم غلط کرنے اور کوفت دور کرنے کیلئے "مسکرات" کے استعمال کی اجازت دیدی جائے۔ تو کیا اس پر ہمدردی سے غور نہ کیا جائیگا۔ اور اعلان نہ کر دیا جائیگا۔ بیشک "کانگریس کا فیصلہ" یہی ہے کہ مسکرات کو کوئی ہندوستانی ہاتھ بھی نہ لگائے۔ لیکن جو لوگ حصول سوراجیہ کی جنگ میں حصہ لیں۔ انہیں مسکرات کے استعمال کی اجازت ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ داد عیش و عشرت دیں۔ بلکہ اس لئے کہ ہر صبح ملک و قوم کی خدمت میں تازہ دم ہو کر مصروف ہو جایا کریں۔

اگر کانگریس اس قسم کا اعلان شائع کر دے۔ اور قومی کارکنوں کے لئے ولایت سے اعلیٰ درجہ کی شراب کافی مقدار میں منگا کر ان میں تقسیم بھی کرتی رہے۔ تو کوئی عجب نہیں اگر سوراجیہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء کی رات کے ۱۲ بجے سے قبل ہی حاصل ہو جائے۔ اس کے بعد بڑے زور کے ساتھ امتناع مسکرات کا فیصلہ نافذ کر دیا جائے۔ اور کسی کو اس سے مستثنیٰ نہ کیا جائے۔ اگرچہ اس میں بہت بڑی مشکلات پیش آنے کا خطرہ ضرور ہے۔ کیونکہ کہتے ہیں۔

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

اگر مولانا محمد علی کا یہ بیان درست ہے۔ کہ کانگریس کے تمام سابق ہندو مسلم پریذیڈنٹ ہر شب کانگریس کے فیصلہ امتناع مسکرات کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ سچا نہ ہو۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ ہندو پریذیڈنٹوں نے تو صرف کانگریس کے فیصلہ کا تمسخر اڑایا۔ لیکن مسلم پریذیڈنٹوں نے اس خدا کے حکم کی تحقیر کی۔ جس نے [illegible] شراب کے متعلق فرما دیا ہے۔ رجس من عمل الشیطان کہ شیطانی کاموں میں سے بدترین کام ہے۔

جن لوگوں کی عملی حالت یہ ہو۔ انکی باتوں کا اگر کوئی اثر نہ ہو۔ اور اگر کچھ لوگوں پر اثر ہو۔ اور وہ اپنے آپ کو مصیبت اور تکلیف میں ڈال کر ان کے ارشادات کی تعمیل کر کے۔ بجائے کچھ فائدہ کے نقصان اٹھائیں۔ تو کونسی تعجب کی بات ہے۔

اسی سلسلہ میں قومی لیڈروں کے ایک دوسرے گروہ کا تذکرہ بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ حال ہی میں ہندوستان کی مجلس مقننہ میں جو "ہڑبازی" ہوئی۔ اس کے متعلق مجلس کے ایک سرکردہ رکن مسٹر جمنا داس مہتہ سے نمائندہ "ریج" نے انٹرویو کیا۔ اور وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے کہا۔

"کل رات اسمبلی میں جو ہڑبازی ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ کچھ یورپین اور دیگر ممبران کو حسب معمول پینے کیلئے شراب نہیں ملی تھی اس لئے ان کے ہونٹ خشک ہو گئے تھے۔ اور وہ زیادہ دیر تک بیٹھنے کی تاب نہ لا سکے ۞

دیکھو بقیہ کالم اول

بقیہ از اشارات

کوئی عجب نہیں۔ اگر ملک کے ان سیاسی قائمقاموں میں سے اہی دنوں کوئی مسکرات کے خلاف اسمبلی میں بل پیش کرنے کے لئے مواد جمع کر رہے ہوں تا کہ اعداد و شمار کے ذریعہ اس کے نقصانات بیان کر سکیں۔ اور جب یہ معاملہ پیش ہو۔ تو باقی ممبروں کی دھواں دھار تقریروں سے اسمبلی ہال گونج اٹھے۔ لیکن یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہونٹ تر ہوں۔ ورنہ وہ زیادہ دیر تک بیٹھنے کی بھی تاب نہ لا سکیں گے۔ چہ جائیکہ تقریر کر سکیں۔

صلح حدیبیہ

تاریخ اسلام کا ایک عظیم الشان واقعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے مکہ کی طرف عمرہ کرنے کی نیت سے تشریف لے جارہے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ خالد بن ولید قریش کے سواروں کے ساتھ مقام غمیم میں پڑے ہیں۔ تم دائیں طرف چلو۔ آخر یہ ہوا۔ کہ خالد بن ولید (جو اس وقت تک کافر تھے) کو خبر بھی نہ ہوئی۔ اور مسلمان ان کے سر پر جا پہونچے۔ یہ دیکھ کر وہ مکہ کو بھاگے۔ تاکہ قریش کو اطلاع دیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر چلتے رہے۔ اور اس پہاڑی تک پہونچ گئے جس کے اوپر سے ہو کر مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ اس پر لوگوں نے اسے ہخ ہخ کیا۔ مگر اونٹنی نہ اٹھی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ یہ خود نہیں بیٹھی۔ نہ ایسی اس کی عادت ہے۔ اسے اُسی خدا نے روکا ہے جس نے اصحاب فیل کے ہاتھی کو روکا تھا۔

پھر آپ نے فرمایا۔ اگر کفار قریش مجھ سے کسی ایسی بات کا سوال کریں گے۔ جس میں خدا کے کسی حکم کی بے عزتی نہ ہوگی۔ تو میں ان کی بات مان لونگا۔ پھر آپ نے اونٹنی کو ہانکا۔ تو وہ وہاں سے ہٹ کر مقام حدیبیہ کے کنارے ایک کنوئیں کے پاس جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ جاکر ٹھہر گئی۔ لوگوں نے اُس کنوئیں میں سے پانی لینا شروع کیا۔ تو تھوڑی دیر میں وہ خشک ہوگیا۔ اور ابھی لشکر اور جانور پیاسے ہی تھے۔ جب آپ کے پاس یہ شکایت پہونچی۔ تو آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر ایک شخص کو دیا۔ اور کہا۔ اسے کنوئیں میں گاڑ دو۔ تھوڑی دیر میں اس میں خوب پانی بھر گیا۔ اور سب لشکر سیراب ہوگیا۔ اتنے میں بُدیل خزاعی کچھ لوگوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (یہ شخص آنحضرت صلعم کے خیر خواہوں میں سے تھا) اور کہنے لگا۔ حدیبیہ کے پرلے کنوؤں پر جہاں پانی گہرا ہے۔ قریش کی کچھ فوج موجود ہے اور ان کے ساتھ دودھ والی اونٹنیاں اور سب سامان موجود ہے۔ وہ لوگ آپ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم آپ کو کعبہ تک کبھی نہیں پہونچنے دینگے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ہم تو لڑائی کے ارادہ سے نکلے ہی نہیں۔ ہم تو صرف عمرہ کرنے آئے ہیں۔ اور قریش کو بھی جنگوں کی وجہ سے بہت نقصان پہونچ چکا ہے۔ سو اگر وہ چاہیں۔ تو ہم ان سے عارضی صلح کرسکتے ہیں۔ وہ میرے اور کفار عرب کے درمیان دخل نہ دیں اور بالکل الگ رہیں۔ پھر اگر میں عرب پر غالب آجاؤں۔ تو مناسب ہوگا۔ کہ قریش بھی میرے دین میں داخل ہوجائیں۔ اور اگر میں غالب نہ آؤں۔ تو ان کی مراد برآئی۔ لیکن اگر قریش نے اس صلح کی تجویز کو منظور نہ کیا۔ تو خدا کی قسم جب تک دم میں دم ہے۔ میں ان سے لڑتا رہونگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی پوری ہوجائے۔

بدیل نے یہ سُن کر کہا۔ جو کچھ آپ نے فرمایا۔ یہ سب میں قریش کو جاکر کہہ دیتا ہوں۔ چنانچہ وُہ گئے۔ اور قریش سے کہا۔ ہم محمدؐ کے پاس سے آئے ہیں۔ اور انہوں نے ہم سے کچھ گفتگو کی ہے۔ اگر تم چاہو۔ تو تم سے بیان کردیں۔ اس پر کچھ بیوقوفوں نے کہا۔ ہم کچھ نہیں سننا چاہتے۔ مگر عقلمند لوگ بولے۔ اچھا سناؤ تو سہی۔ وُہ کیا کہتے ہیں۔ بدیل نے ساری بات چیت ان کو سنائی۔ اس پر عُروہ بن مسعود جو قریش میں سے نہ تھے۔ اُٹھے۔ اور قریش کو مخاطب کرکے کہا۔ دیکھو میں تمہارا خیر خواہ اور دوست ہوں۔ محمدؐ نے جو صلح کی تجویز کی ہے۔ یہ بہت اچھی ہے۔ اسے منظور کرلو۔ اور مجھے اجازت دو۔ کہ وہاں جاکر شرائط کا فیصلہ کرلوں۔ ان لوگوں نے کہا۔ اچھا۔ چنانچہ عُروہ آنحضرت کے پاس آئے۔ اور گفتگو کرنے لگے۔ آنحضرت صلعم نے اُن سے بھی وہی بات کہی۔ جو بُدیل سے کہی تھی۔ عُروہ نے کہا۔ اے محمدؐ۔ یہ تو بتاؤ۔ کہ اگر تم ہی غالب ہوگئے اور تم نے اپنی ہی قوم کو تباہ کردیا۔ تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیا کبھی کسی عرب نے اپنے عزیزوں کو ہلاک کیا ہے؟ اور اگر تم مغلوب ہوگئے۔ تو یاد رکھنا۔ کہ یہ تمہارے ساتھی سب بھاگ جائیں گے۔ اور تمہیں اکیلا چھوڑ جائیں گے۔

حضرت ابوبکرؓ کو یہ بات سُنکر اتنا غصہ آیا۔ کہ انہوں نے عروہ سے کہا۔ کمبخت تو جھک مارتا ہے۔ کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ اور آپؐ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔؟ عُروہ نے کہا۔ اے ابوبکرؓ اگر تمہارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا۔ تو میں تم کو اس بدزبانی کا ایسا سخت جواب دیتا۔ کہ تم بھی یاد کرتے۔ غرض پھر عُروہ آنحضرت صلعم سے باتیں کرنے لگا۔ باتیں کرتے کرتے بار بار آپؐ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا تھا۔ مغیرہ صحابی پاس کھڑے تھے۔ ان سے رہا نہ گیا۔ جب عُروہ آپؐ کی ڈاڑھی کی طرف ہاتھ بڑھاتا۔ وُہ اپنی تلوار الٹی طرف سے اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے "ہٹا اپنا ہاتھ آنحضرتؐ کی ریش مبارک سے"۔ عُروہ نے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ مغیرہ ہے۔ شعبہ کا بیٹا۔ عروہ بولے۔ او بے وفا۔ اچھا خبر لونگا۔ میں بھی تیری ہی فکر میں ہوں۔ (بات یہ تھی۔ کہ مغیرہ نے زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں سے یارانہ گانٹھا تھا۔ پھر ان کو قتل کردیا۔ اور ان کا مال سب ہتھیا لیا تھا۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہوگئے تھے۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا اسلام تو قبول ہے۔ مگر مال کی معافی کا مجھے اختیار نہیں) اس کے بعد عُروہ آنحضرت صلعم کے صحابہ کو غور سے دیکھتے رہے۔ اور جب قریش کے پاس واپس گئے۔ تو کہنے لگے۔ کہ لوگو! میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار بھی دیکھے ہیں۔ مگر میں نے ایسے جاں نثار مصاحب کسی بادشاہ کے بھی نہیں دیکھے۔ جب محمدؐ تھوکتے ہیں۔ تو ان کا لعاب تبرک سمجھ کر لوگ اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیتے ہیں۔ اور جب وُہ کچھ حکم دیتے ہیں۔ تو دوڑ کر اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ جب وُہ وضو کرتے ہیں۔ تو ان کے بچے ہوئے پانی کے لئے آپس میں لڑتے ہیں۔ اور جب وہ بات کرتے ہیں۔ تو ان کے صحابہ ادب سے خاموش ہوجاتے ہیں۔ اور تعظیم کے مارے ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے۔ محمدؐ نے صلح کی یہ تجویز بہت اچھی پیش کی ہے۔ تمہیں بھی مان لینی چاہئے۔

اس پر بنی کنانہ قبیلہ کا ایک شخص بولا۔ کہ یارو۔ اب مجھے بھی محمدؐ کے پاس جانے کی اجازت دو۔ قریش نے کہا۔ اچھا۔ جب یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ ایسی قوم کا آدمی ہے۔ جو قربانی کے جانوروں کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ اس لئے تم قربانی کے سب اونٹ قطار باندھ کر اس کے سامنے کھڑے کردو۔ چنانچہ صحابہ نے ایسا ہی کیا۔ اور تکبیریں کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ اس شخص نے جب یہ نظارہ دیکھا۔ تو کہنے لگا۔ سبحان اللہ ان لوگوں کو تو ہرگز کعبہ کی زیارت سے روکنا نہیں چاہئے۔

یہ کہکر وُہ تو واپس ہوگیا۔ اور قریش سے کہا۔ کہ میں نے تو وہاں قربانی ہی قربانی کے اونٹ بندھے دیکھے ہیں۔ ان کے گلے میں قلادے تھے۔ اور ان کے کوہانوں میں قربانی کے نشان کے لئے زخم لگے ہوئے تھے۔ میں تو ہرگز ان لوگوں کو روکنا مناسب نہیں سمجھتا۔

اس کے بعد ایک تیسرا شخص مکرز اٹھا۔ اور اس نے کہا اچھا۔ مجھے محمدؐ کے پاس بھیجو۔ قریش نے کہا۔ اچھا تم بھی ہو آؤ۔ وُہ آنحضرتؐ سے گفتگو کر ہی رہا تھا۔ کہ سُہیل بن عمرو قریش کی طرف سے چوتھے ایلچی آگئے۔ آنحضرت صلعم نے ان کے نام سے فال لے کر کہا۔ اب ہمارا کام سہل ہوگیا۔ سُہیل نے آکر کہا۔ اے محمدؐ اچھا اب صلح نامہ لکھو۔ آنحضرت صلعم نے حضرت علی کو بلایا۔ اور فرمایا۔ لکھو:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سُہیل نے کہا۔ کہ ہم لوگ رحمٰن کو نہیں جانتے۔ کہ کون ہے۔ آپ یوں لکھوائیے۔ باسمك اللّٰھم (اللہ کے نام سے) یہی ہمارا پرانا دستور ہے۔ مسلمانوں نے کہا۔ ہم تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھوائیں گے۔ آنحضرت صلعم نے کاتب سے کہا۔ اچھا۔ لکھدو۔ باسمك اللّٰھم۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ لکھو۔ یہ وُہ تحریر ہے۔ جو محمد رسول اللہ نے لکھوائی ہے۔ سُہیل نے کہا۔ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے۔ تو کبھی کعبہ سے نہ روکتے۔ اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ آپ محمد رسول اللہ کی جگہ محمدؐ بن عبداللہ لکھوائیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ خدا گواہ ہے۔ میں اس کا رسول ہی ہوں۔ اگرچہ تم نہ مانو۔ پھر کاتب سے کہا۔ اچھا محمدؐ بن عبداللہ ہی لکھدو۔ مگر اس شرط پر کہ اے قریش تم ہمیں کعبہ کی زیارت سے نہ روکو۔ اور ہمیں طواف کرنے دو۔ سُہیل نے کہا۔ یہ بات اس سال نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ سب عرب کہنے لگیں گے۔ کہ ہم آپ سے ڈر گئے۔ ہاں آئندہ سال آپ کعبہ میں داخل ہوسکتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے یہ بھی منظور کرلیا۔ اور اسی طرح لکھوا دیا۔ پھر سہیل نے کہا۔ یہ شرط بھی ہے۔ کہ ہمارا جو آدمی آپ کے ہاں مسلمان ہو کر چلا جائے۔ اسے آپ ہمیں واپس کردیں۔ مسلمان بول اٹھے۔ واہ! یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ ہم ایک مسلمان کو کیونکر مشرکوں کے حوالے کردیں۔

اس شرط پر ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی۔ کہ اسی سہیل کا اپنا بیٹا ابوجندل آنحضرت صلعم کے سامنے پہونچ گیا۔ اس بیچارے کے پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ مکہ سے چھپ کر کسی طرح حدیبیہ میں جا پہونچا۔ اور جا کر سیدھا مسلمانوں میں بیٹھ گیا۔ سہیل نے کہا۔ اے محمدؐ بس اس عہدنامہ کی پہلی بات تو یہی ہے۔ کہ میرے لڑکے کو میرے حوالے کرو۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ ہم نے ابھی عہدنامہ پورا لکھا بھی نہیں۔ یہ ابوجندل دستخط ہونے سے پہلے ہی آگیا ہے۔ سہیل نے کہا۔ پھر ہم کسی طرح آپ سے صلح نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اچھا اس خاص آدمی کو تو میری سفارش پر چھوڑ دو۔ باقی تمہاری شرط ہم منظور کر لیتے ہیں۔ سہیل نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ آنحضرت صلعم نے پھر کہا۔ اس شخص کو مستثنےٰ کر دو۔ مگر سہیل نے انکار ہی کیا۔ اور کہا۔ میں ہرگز اسے جانے نہ دونگا۔ مکرزؔ نے بھی کہا۔ میری رائے میں تو اسے اجازت دیدی جائے مگر سہیل نے نہ مانا۔ آخر عہدنامہ اسی طرح مرتب ہو گیا۔ ابوجندل نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اے مسلمانو! کیا تم مجھے مشرکوں کے حوالے کرنے میں راضی ہو۔ حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ اور یہ میرا بدن دیکھو۔ میں نے اسلام کے لئے کیسے کیسے عذاب اور مصیبتیں اور ماریں کھائی ہیں:۔

یہ حالات دیکھ کر حضرت عمرؓ بے تاب ہو گئے۔ اور آنحضرت صلعم کے پاس آکر عرض کرنے لگے۔ یا حضرت کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا۔ بے شک۔ انہوں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن ناحق پر نہیں؟ آپؐ نے فرمایا بے شک یہ بھی سچ ہے۔ انہوں نے کہا۔ پھر ہم دین کے معاملہ میں ان کافروں سے کیوں دبیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور اس کی نافرمانی نہیں کرتا (یعنی اس صلح میں کوئی بات خدا کی نافرمانی کی نہیں ہے۔) اور اللہ ہی میرا مددگار ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ کیا آپؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ کہ ہم کعبہ میں جائینگے اور اس کا طواف کرینگے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں کہا تھا۔ مگر کیا میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اسی سال طواف کرینگے؟ حضرت عمرؓ بولے۔ نہیں اس سال کا تو نام نہیں لیا تھا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ پھر تسلی رکھو۔ تم ضرور کعبہ میں داخل ہو گے۔ اور اس کا طواف کرو گے:۔

حضرت عمرؓ کی بے چینی اب بھی دور نہ ہوئی۔ وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہونچے۔ اور ان سے یہی سوال کئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی ان کو وہی جواب دئے۔ جو آنحضرت صلعم نے دئے تھے۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ اعتراض کرنا میری بڑی ہی غلطی تھی۔ اور اس کی معافی کے لئے میں نے بڑی بڑی عبادتیں کی ہیں۔ خیر جب صلح نامہ تحریر ہو گیا۔ تو آنحضرت صلعم نے صحابہ سے فرمایا۔ اٹھو۔ قربانی کر ڈالو۔ اور سر منڈا دو۔ مگر صحابہ رنج میں اتنے ڈوبے ہوئے تھے۔ کہ ایک بھی نہ اٹھا۔ آپؐ نے تین دفعہ یہ حکم دیا۔ مگر سب اسی طرح بیٹھے رہے۔ آخر آپ اٹھے۔ اور اپنی بی بی حضرت ام سلمہ کو جا کر یہ بات سنائی۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر آپ یہی چاہتے ہیں۔ تو باہر تشریف لے جائیں۔ اور کسی کو کچھ نہ کہیں۔ صرف نائی کو بلا کر اپنا سر منڈوانے لگیں۔ اور اپنے اونٹوں کی قربانی شروع کر دیں۔ اس پر آنحضرت صلعم باہر آئے۔ اپنے اونٹ ذبح کر ڈالے۔ اور مونڈنے والے کو بلا کر اپنا سر منڈوا دیا۔ جب صحابہؓ نے یہ نظارہ دیکھا۔ تو وہ بھی اٹھے۔ اور اپنے اپنے اونٹ ذبح کئے۔ اور ایک دوسرے کے سر مونڈنے لگے۔ پھر تو یہاں تک اژدہام ہوا۔ کہ ڈر تھا کہ کسی کے چوٹ نہ آجائے۔ یا کوئی مر نہ جائے:۔

پھر آپؐ کے پاس کچھ عورتیں مسلمان ہو کر آئیں۔ تو آپؐ پر یہ وحی نازل ہوئی۔ کہ جو عورت مسلمان ہو کر آئے۔ اس کا امتحان لو۔ اور آئندہ مسلمان مرد کسی مشرک عورت کو نکاح میں نہ رکھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اپنی دو مشرک عورتوں کو طلاق دے دی۔ ان میں سے ایک نے معاویہ سے اور دوسری نے صفوان سے نکاح کر لیا۔ پھر آنحضرت صلعم مدینہ میں واپس تشریف لے آئے۔ آپؐ کے آنے کے بعد ابوبصیر نامی ایک شخص قریش مکہ میں سے مسلمان ہو کر مدینہ میں آئے۔ مکہ والوں نے اپنے دو آدمی ان کے پیچھے پیچھے بھیجے۔ اور آنحضرت صلعم کو کہلا بھیجا کہ اپنے عہد کے مطابق آپ ابوبصیر کو ہمارے پاس واپس بھیجدیں۔ چنانچہ آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ وہ دونو کافر ابوبصیر کو لے کر مکہ کو چلے۔ راستہ میں ایک جگہ جب وہ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔ تو ابوبصیر نے ان میں سے ایک سے کہا۔ بھئی تمہاری تلوار نہایت اعلیٰ قسم کی معلوم ہوتی ہے۔ اس شخص نے اپنی تلوار میان سے نکالی۔ اور کہنے لگا۔ واللہ نہایت ہی بڑھیا تلوار ہے۔ میں نے تو بارہا اسے آزما کر دیکھا ہے۔ ابوبصیر بولے۔ ذرا مجھے دکھانا۔ اور اس کے ہاتھ سے تلوار لیکر اس شخص کو وہیں قتل کر دیا۔ دوسرا آدمی یہ ماجرا دیکھ کر بھاگتا ہوا سیدھا مدینہ پہونچا۔ اور ہانپتا ہوا مسجد کے اندر گھس گیا۔ آنحضرتؐ وہیں تشریف رکھتے تھے۔ فرمانے لگے کیا ہوا۔ اس نے کہا میرے ساتھی کو ابوبصیر نے راستہ میں مار ڈالا۔ اور اب میرا بھی کے آرہا ہے۔ اتنے میں ابوبصیر بھی آگئے۔ اور آنحضرت صلعم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ اس معاملہ میں آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ آپنے تو مجھے کافروں کے حوالہ کر دیا تھا۔ اب تو میں اپنی ترکیب سے بچکر آیا ہوں۔ اور اللہ نے مجھے ان سے نجات دیدی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ افسوس تم نے لڑائی کی آگ بھڑکانے میں کوئی کسر نہیں رکھی۔ اگر ذرا بھی ہم تمہاری حمایت کریں۔ تو جنگ پھر چھڑ جائیگی۔ ابوبصیرؓ سنکر سمجھ گئے۔ کہ اگر اب میں یہاں ٹھیرا۔ تو آنحضرتؐ ضرور مجھے پھر کفار کے حوالے کر دینگے۔ اس ڈر سے وہ مدینہ سے نکل سمندر کے کنارہ کی طرف چلے گئے۔ چند روز میں ابوجندل بھی مکہ سے بھاگ کر ان سے جا ملے۔ پھر تو جو کوئی قریش میں سے مسلمان ہوتا۔ وہ سیدھا ابوبصیر کے پاس پہونچتا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کی ایک خاصی جماعت بن گئی۔ اب ان لوگوں نے کیا کرنا شروع کیا۔ کہ جو قافلہ قریش کا شام کی طرف جاتا۔ اس پر جا پڑتے۔ اور مال اسباب لوٹ لیتے اور اس طرح اپنا گذارہ کرتے۔ آخر قریش ان لوگوں سے اتنے تنگ آئے۔ کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے پاس آدمی بھیجا۔ اور اپنی رشتہ داری کا واسطہ دلا کر عرض کی۔ کہ آپ ابوبصیر کو ان باتوں سے منع کر بھیجیں۔ بلکہ ان سب لوگوں کو اپنے پاس ہی بلا لیں۔ اب ہماری طرف سے عام اجازت ہے۔ کہ کوئی بھی آدمی قریش کا مسلمان ہو۔ اسے آپ بے شک مدینہ میں رہنے دیں۔ ہم اسے واپس نہیں مانگیں گے۔ اس پر آنحضرت صلعم نے ابوبصیر کی جماعت کو بلا بھیجا۔ اور وہ لوگ مدینہ آگئے۔ خود ابوبصیر آپ کے اس حکم سے کچھ دن پہلے فوت ہو چکے تھے:۔ خاکسار محمد اسمٰعیل از سونی پت

سرگودھا میں تبلیغی جلسہ

یہاں ہر سال میلہ اسپاں ہوتا ہے۔ اور کثرت سے ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ تبلیغ کا اچھا موقعہ ہوتا ہے۔ اس سال بھی حسب معمول ۱۵ سے ۲۳- مارچ تک میلہ رہا۔ ہماری جماعت نے بھی گذشتہ سالوں کی طرح میلہ اسپاں کی جگہ اپنا تبلیغی جلسہ کیا۔ ۱۹- مارچ بعد دوپہر حافظ عبدالعلی صاحب رئیس نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور حکیم فیروزالدین صاحب انسپکٹر انجمن ہائے احمدیہ نے سکھ مذہب پر اور عیسائیت پر عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی محمد عبداللہ صاحب نے وفات مسیح اور واقعہ صلیب پر وضاحت سے مؤثر تقریر کی۔ لوگوں کا مجمع اچھا تھا۔

دوسرے دن قبل از دوپہر بہت سے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ حکیم فیروزدین صاحب انسپکٹر انجمن ہائے احمدیہ نے عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات میں عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر وفات مسیح پر۔ اور عیسائیت پر لیکچر دیا۔ اس دن بھی لوگ اچھے جمع ہوتے رہے

تیسرے دن خاکسار نے یسوع کی الوہیت کو نہایت وضاحت سے باطل ثابت کیا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یسوع کا مقابلہ کیا۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ اللہ کے فضل سے مقابلہ کچھ ایسے طور سے ہوا۔ کہ مسلمان بہت مؤثر ہو رہے تھے۔ اور لیکچر پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک عیسائی نے مجمع کو بھڑکانے کے لئے شرارت کرنی چاہی۔ اور کہا یہ تو مرزائی ہے۔ اور مرزائی قرآن اور حضرت محمدؐ کو نہیں مانتے۔ اس پر ان لوگوں نے یکزبان ہو کر کہا۔ ہم بھی مرزائی ہیں۔ تم کون ہوتے ہو۔ ان کے خلاف بھڑکانے والے۔ خاکسار کے بعد حافظ عبدالعلی صاحب وکیل نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعووں کو پیش کر کے لوگوں سے مطالبہ کیا۔ کہ سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی اور کو اس زمانہ کا مجدد پیش کرو۔ نیز آج شام کو بھی بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے:۔

چوتھے دن خطبہ جمعہ مولوی غلام نبی صاحب نے پڑھایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو نہایت عمدہ طور پر پیش کیا۔ مسلمان خوب سنتے رہے۔ جمعہ کے بعد حافظ عبدالعلی صاحب نے سورۃ فلک کی تفسیر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعووں کو پیش کیا۔ اور عمدہ تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی غلام نبی صاحب نے سورہ بقر کی تفسیر کی:۔

اس کے بعد حکیم فیروزالدین صاحب نے بابا نانک کے مسلمان ہونے کا ثبوت گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی سے پیش کیا۔ سکھ صاحبان تقریر سنتے رہے:۔

اس دفعہ جلسہ اللہ کے فضل سے بہت کامیاب ہوا۔ بہت عمدہ لیکچر ہوئے۔ لوگوں کا مجمع اچھی تعداد میں ہو جاتا تھا۔ ۔ ہم کے قریب مختلف مضمونوں پر ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ فالحمد للہ۔

خاکسار محمد سعید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سرگودھا

حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

منعقدہ ذیل اشعار حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائے ہیں :-

نام لو ہر وسط کا اور کر چو گنے داؤ
دو رلاؤ پنج گن کیجئے بیس بھوگ لگاؤ
باقی بچے سو نو گن کیجئے دوا اور ملاؤ
نانک ہر کے بچن سے محمدؐ نام بناؤ

یعنے کسی شے کے نام کے عدد بحساب ابجد نکال کر اس کو چار میں ضرب دو - حاصل ضرب کو دو میں جمع کرو - حاصل جمع کو پانچ میں ضرب دو - حاصل ضرب کو بیس پر تقسیم کرو - جو عدد باقی بچے - اس کو نو میں ضرب دو - حاصل ضرب میں دو جمع کرو - یہ حاصل جمع محمدؐ کے اعداد ۹۲ کے برابر ہوں گے - جو بحساب ابجد نکالے گئے ہیں ۔

مفصلہ ذیل مثال سے یہ بات زیادہ صاف طور پر سمجھ آجائیگی ۔

بحساب ابجد محمدؐ کے عدد = م ۴۰ - ح ۸ - م ۴۰ - د ۴

کل میزان = ۹۲

مثلاً لفظ آب لیتے ہیں - بحساب ابجد الف کا ۱ ہوا - اور ب کے ۲ ہوئے - ۱ + ۲ = ۳

۳ × ۴ = ۱۲ + ۲ = ۱۴ × ۵ = ۷۰ ÷ ۲۰

باقی ۱۰ × ۹ = ۹۰ + ۲ = ۹۲ جو محمدؐ کے اعداد ۹۲ کے برابر ہوتے ہیں ۔

یعنے کوئی نام کسی چیز کا لے لیا جائے - اس قاعدہ سے اس کا نتیجہ ہر حالت میں عدد ۹۲ ہوگا - جو محمدؐ کے اعداد ۹۲ کے برابر ہے - جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر لفظ سے محمدؐ نام نکلتا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ کمال کا عشق تھا ۔

خاکسار: محمد عثمان قریشی احمدی - انبالہ چھاؤنی ۔

فہرست ہائے انتخاب متعلقہ کونسل آف سٹیٹ

۱- کونسل آف سٹیٹ کے متعلق حلقہ جات انتخاب پنجاب کی ابتدائی فہرست ہائے انتخاب پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کی جائیں گی - اور ۱۳ر اپریل ۱۹۲۹ء کو پنجاب کے جملہ صاحبان ڈپٹی کمشنر کے دفاتر میں چسپاں کی جائینگی ۔

۲- ایسے اشخاص جو رائے دہندگی کا حق رکھتے ہوں - اور ان کے نام ان فہرستوں میں درج نہ ہوں اگر وہ اپنا نام درج رجسٹر کرانا چاہیں - تو وہ ان ضوابط کی دفعات کے ماتحت جو کونسل آف سٹیٹ کی فہرست ہائے انتخاب کی نظر ثانی کے متعلق ہیں - اپنے دعاوی اصالتاً یا بذریعہ ڈاک فہرست ہائے مذکور کی اشاعت سے ۱۴ دن کے اندر اس افسر کے سامنے پیش کر سکتے ہیں جس کے متعلق تصریح ذیل کے فقرہ نمبر ۳ میں کی گئی ہے - اسی طرح ان اشخاص کے ناموں کے اندراج کے خلاف جملہ اعتراضات متذکرہ بالا میعاد کے اندر پیش کئے جا سکتے ہیں - جنھیں رائے دہندگی کا حق حاصل نہ ہو لیکن جن کے نام درج رجسٹر کئے گئے ہوں ۔

۳- وہ دعاوی یا اعتراضات جو تعلیمی قابلیت رکھنے کے متعلق ہوں - صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کے پاس کئے جائیں گے - بجز دیگر دعاوی یا اعتراضات اس ڈویژن کے صاحب کمشنر کے پاس کئے جائیں گے - جس میں وہ شخص جس نے دعویٰ کیا ہو - یا وہ شخص جس کے خلاف اعتراض کیا گیا ہو - سکونت رکھتا ہو ۔

ظفر خان ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

پنجاب کونسل و اسمبلی کے ووٹروں کی فہرستوں کی تیاری

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی کے پنجاب کے حلقہ ہائے نیابت الیکٹورل رول (فہرست ہائے انتخاب) صوبہ کے دیہاتی اور قصباتی رقبہ جات میں تیار ہو رہے ہیں - دیہاتی رقبوں میں پٹواری اور قصباتی رقبوں میں خاص محرران اشخاص کے نام درج رجسٹر کر رہے ہیں جنھیں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے - لہذا ان اشخاص سے جو اپنا نام درج رجسٹر کرانے کا حق رکھتے ہیں - درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس امر کا خیال رکھیں - کہ ابتدائی فہرست ہائے انتخاب میں ان کے نام اور جملہ دیگر ضروری تفصیلات درستی اور صحت کے ساتھ درج کی جائیں - اس سے نہ صرف - ان تمام اشخاص کے نام فہرست میں درج ہو جائیں گے - جو ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں - بلکہ انہیں فہرستہائے انتخاب کی نظر ثانی کے وقت دعاوی پیش کرنے کی بھی ضرورت کم باقی رہ جائے گی - اور وہ بہت سی تکلیف سے بچ جائیں گے - لاہور اور امرت سر کے قصباتی حلقوں کے رائے دہندگان کے نام درج رجسٹر کرنے کی نگرانی کے کام کے متعلق ایک خاص نائب تحصیلدار مقرر کیا گیا ہے - نام درج رجسٹر ہونے کے بعد اور ابتدائی فہرست ہائے انتخاب کی اشاعت سے پہلے امرت سر کے قصباتی حلقہ کے رائے دہندگان میونسپل دفتر امرت سر میں اور لاہور کے قصباتی حلقہ کے رائے دہندگان صاحب الیکشن کمشنر پنجاب کے دفتر میں یکم مئی سے لیکر دس دن تک فہرستوں کا معائنہ کر سکیں گے - تاکہ وہ یہ دیکھ سکیں کہ ان کے متعلق تفصیلات درستی کے ساتھ درج کی گئی ہیں - اس دوران میں اگر کسی اندراج میں کوئی غلطی ہو یا کوئی نام درج ہونے سے رہ گیا ہو - تو نام رجسٹر کرنے والے حکام اس کی تصحیح کر دیں گے ۔

ایک مخلص بھائی کا انتقال

ہمارے محترم بھائی جناب شیخ محمد حسین صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ ۲۲ رمضان المبارک کو ایک طویل علالت کے بعد راہی ملک بقا ہوئے - انا للہ و انا الیہ راجعون - خداوند کریم ان کو اپنے فضل و کرم سے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ۔

یہ بزرگ جماعت احمدیہ کلکتہ کے ایک درخشندہ ستارہ تھے کوئی تحریک سلسلہ کی طرف سے ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں ان کا قدم سب سے آگے نہیں اٹھتا تھا - صرف یہی نہیں - کہ وہ سلسلہ کی تحریکات میں دلچسپی لیا کرتے تھے - بلکہ جماعت کے حاجتمندوں کی دستگیری اور اپنے اقرباء کی امداد نیز ایسے لوگوں کی حاجت روائی جو مسلم بھی نہیں تھے - مگر ان سے کچھ کاروباری تعلق اور واقفیت رکھتے تھے - ان کی بھی بہت امداد کیا کرتے تھے - بہت سے سکھ ہندو بھی ان کی وفات پر بہت افسوس کرتے ہیں - اور ان کے اعلیٰ اخلاق کے ثناخوان اور مداح ہیں ۔

مدراس کے ایک مخلص احمدی سے جن کا ایک زمانہ میں بڑا کاروبار تھا - ایک دفعہ شیخ صاحب مرحوم نے ایک ہزار روپے قرض لئے اس وقت شیخ صاحب مرحوم اپنے غیر احمدی بھائی کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے - اور یہ رقم انھوں نے مشترکہ سرمایہ سے دی تھی جب بھائی کو حساب کتاب سمجھانے لگے - تو انھوں نے رقم دینے پر اعتراض کیا - شیخ صاحب مرحوم نے اپنے بھائی سے کہا - تم اس رقم کو میرے نام لکھ لو - کچھ دنوں کے بعد شیخ صاحب مرحوم کے بھائی نے ان سے کہا - دوکان کو روپیہ کی سخت ضرورت ہے - وہ ہزار روپے جو تم نے فلاں صاحب کو قرض دئے ہیں - ان سے طلب کرو - شیخ صاحب نے صاف لفظوں میں تقاضا کرنے سے انکار کر دیا اور کہا ہمارے بھائی جن کو میں نے قرضہ دیا ہے - جب ان کے پاس ہوگا مجھے امید قوی ہے بغیر مانگے بھیجدیں گے - ان کو میرے روپے کا یقیناً خیال ہے - مگر چونکہ ان کی حالت کمزور ہے - میں ایسی حالت میں ان سے تقاضا کر کے ان کی مزید تکلیف کا باعث بننا گوارا نہیں کر سکتا - ایک اور موقعہ پر ایک دوست جن کو ہزار یا دو ہزار کی سخت ضرورت تھی - مرحوم سے ضرورت بیان کی شیخ صاحب کے پاس پیسہ نہ تھا - مگر انھوں نے اپنی بیوی کا زیور گرو رکھکر روپیہ مہیا کر دیا ۔

مرحوم کے داعی بقا ہونے سے پہلے کا ایک واقعہ سناتا ہوں - ان کا ایک لڑکا وطن میں سخت علیل تھا - اور کئی دن سے خط نہیں آیا تھا اس خیال سے کہ کہیں ان کے بھائی کے پاس خط نہ آیا ہو ملنے کے لئے گئے وہ ابھی بیٹھے ہی تھے - کہ ان کے بھائی کے پاس تار پہنچا جس میں لڑکے کے وفات کی خبر تھی - ان کے بھائی نے پڑھ کر سخت گریہ و زاری شروع کی مگر یہ بیٹھے ہے اور اپنے بھائی سے کہا - دیکھو بھئی - اور میرے خدا کے کوئی جھگڑا نہیں - یہ اس کی امانت تھی جو اس نے لے لی ۔

انھوں نے ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی - اور جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا ہے آپ [illegible] نقد اور خادم کے ساتھ قادیان آئے - آپ ان موصیوں میں سے تھے - جنھوں نے اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائداد کے عشر کی وصیت کی ہوئی ہے ۔ شیخ صاحب مرحوم و مغفور کی عمر قریباً ۵۲ - ۵۳ سال کی ہوگی - آپ کے پسماندگان میں ایک بیوی - تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے - جو

[illegible] محمد [illegible] امیر جماعت احمدیہ - کلکتہ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

قادیان کی منڈی میں قطعات کی فروخت

قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے مشہور علاقہ ریاڑکی کا مرکز ہے جس میں گندم۔ گڑ۔ ماش۔ مونگی۔ تل کثرت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اس علاقہ میں چاہی کاشت بھی ہوتی ہے اور اپر باری دواب نہر کا پانی بھی لگتا ہے۔ اور چونکہ بارش کافی ہوتی ہے۔ بارانی کاشت بھی کامیاب ہوتی ہے۔ ابتک اس علاقہ کا مال بٹالہ کی منڈی میں جاتا تھا۔ لیکن اب ریل کے جاری ہو جانے کیوجہ سے قادیان میں منڈی کی تجویز کی گئی ہے مجوزہ منڈی کی جگہ ریلوے سٹیشن قادیان کے قریب ہے۔ اور فی الحال ٹاؤن کمیٹی کی حدود سے باہر ہے۔ قادیان میں آجکل تین دفعہ ریل آتی جاتی ہے۔ مگر یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۲۹ء سے دن میں چار دفعہ ریل آیا جایا کریگی۔ قادیان ایک بڑی جلدی جلدی ترقی کرنے والا قصبہ ہے جس کی آبادی اس وقت کم و بیش پانچ ہزار ہے۔ اس میں دو ہائی سکول ہیں۔ اور ایک لڑکیوں کا مدرسہ ہے۔ علاوہ ازیں ڈاک خانہ تار گھر پولیس شفاخانہ وغیرہ سب موجود ہیں۔ ضروریات زندگی ہر قسم کی مہیا ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ اس منڈی میں قطعات لینا چاہتے ہوں وہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ منڈی کا نقشہ اور شرائط فروخت قطعات جو زیر غور ہیں۔ عنقریب شائع ہونگے۔ اور مناسب لوگوں کو مفت مہیا کئے جائینگے۔ خریداروں کا اندازہ کرنے کے بعد فروخت قطعات کی تاریخ اور دیگر ضروری تفاصیل کا اعلان کیا جائے گا۔ اس اشتہار کی وجہ سے مالکان اراضی منڈی پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی:

المشتہر: مرزا بشیر احمد ایم اے۔ منیجر فروخت قطعات مجوزہ منڈی قادیان

کفایت شعاری کی عملی تعلیم

ہم سب کفائت شعاری کی ضرورت کو محسوس کرتے اور کفائت شعار بننا چاہتے ہیں لیکن نہیں بن سکتے اس لئے کہ ہم ایسی کوئی پابندی اپنے اوپر عائد نہیں کرتے۔ جو ہم کو جبراً کفایت شعاری کا عادی بنادے۔ اگر ہم کسی مشترکہ سرمایہ کی لمیٹڈ تجارتی کمپنی میں اس صورت سے شریک ہو جائیں۔ کہ ہم کو اس کے سرمایہ میں ایک مقررہ رقم ماہوار سہ ماہی یا سالانہ ادا کرنی پڑے اور رقم مذکورہ کے ادا نہ ہونے کی صورت میں پچھلی ادا کی ہوئی رقموں کے سوخت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ تو ہم یقیناً اپنی آمدنی میں سے اتنی رقم ضرور بچانے کی کوشش کرینگے۔ جس سے ہم اپنے سرمایہ کی قسطیں باقاعدہ اور وقت پر ادا کر سکیں۔ اس لئے لمیٹڈ تجارتی کمپنیوں میں مذکورہ بالا طریق سے شامل ہونا گویا کفائت شعاری کی عملی تعلیم حاصل کرنا ہے۔ اس لئے میں مسلمانوں سے جن کو کفائت شعار بننے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور خصوصاً ان مسلمانوں سے جو سود کی آمدنی سے متمتع ہونا نہیں چاہتے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً ایسی معتبر لمیٹڈ تجارتی کمپنیوں کے حصہ دار بن جائیں۔ جن کے حصوں کی قیمت انہیں قسط وار ادا کرنی پڑے۔ اور ادائگی اقساط کے لئے انہیں اپنی آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ لازمی طور پر پس انداز کرنا پڑے۔ دہلی میں جو لمیٹڈ تجارتی کمپنی ترقی و حفاظت اردو اور اشاعت و طباعت وغیرہ کا کاروبار کرنے کی غرض سے "دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ" کے نام سے ابھی حال میں قائم ہوئی ہے۔ اس میں زیادہ تر ایسے ہی حصے رکھے گئے ہیں جنکی قیمت کئی قسطوں میں ادا کی جا سکتی ہے جو حضرات اس مشترکہ تجارت میں شریک ہونے کیلئے اس کے مفصل حالات معلوم کرنا چاہیں وہ فوراً مجھ سے کمپنی کے کاغذات و قواعد منگالیں اور ان کو خوب غور سے پڑھکر اور سمجھ کر اس کا فیصلہ کریں۔ کہ آیا وہ حسب مقدرت سرمایہ لگا کر اس کمپنی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔

آپ کا بہی خواہ۔ **منیجنگ ڈائرکٹر دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ دہلی**

باجلاس میاں عبدالمجید خانصاحب بہادر عدالتی

ڈھلواں ریاست کپور تھلہ

بھگت رام ولد باوا رام برہمن ساکن کتھن کے بڈہ
ملکی رام ولد پیر ولد روڑہ ساکن ڈھلواں - مدعیان

بنام

جوہر خاں ولد بڈے خاں راجپوت ساکن ابراہیم وال بمولا سنگھ
ولد نرائن سنگھ جٹ ساکن گھنگ داخلی ابراہیم وال - مدعا علیہ

دعویٰ سالبعہ بروئے تمسک

اشتہار طلبی مدعا علیہم

ملغیہ بیان مدعیان سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ مدعا علیہم لاپتہ ہیں۔ اس لئے تاریخ پیشی ۳ ر بیساکھ سمت ۱۹۸۶ مطابق ... اپریل ۱۹۲۹ء مقرر ہو کر اشتہار طلبی مدعا علیہم زیر آرڈر ۵ رول ... جاری کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر جوابدہی کریں۔ ورنہ عدم حاضری کی نسبت کارروائی ضابطہ کی جاوے گی ؎

مورخہ ۷ ر چیت سمت ۱۹۸۵

ضرورت رشتہ

ایک معزز و شریف سکھ زئی احمدی گھرانے کی نوجوان تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے پوری واقف لڑکی کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکا شریف معزز اور تعلیم یافتہ ہو؛

خواہشمند اپنے پورے حالات تحریر فرمائیں

خادم محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار نیک تعلیم یافتہ مسلمان کم از کم انٹرنس پاس معلمہ کی جو انگریزی۔ اردو حساب۔ جغرافیہ۔ تاریخ۔ ڈرائنگ۔ نٹنگ پڑھا سکتی ہو۔ ٹرینڈ کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواستیں معہ سندات تعلیم و کارگزاری آنی چاہئیں۔ ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل کی سند بھی اگر ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت

راقم خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

غور سے پڑھئے

آپ کے فائدہ کی بات ہے!!

صاحبان آپ نے اخبار الفضل میں "عرق نور" کی بابت اشتہار دیکھا ہوگا امراض جگر جس کے باعث انسان کمزور چلنے پھرنے سے لاچار۔ ذرا سے کام سے دم چڑھ جانا کمی خون کمزوری عام۔ بدن سفید یا یرقان کی علامتیں ظاہر ہونا۔ اشتہا کم۔ قبض وغیرہ کی شکایت ان کے لئے "عرق نور" اکسیر ہے۔ اور امراض تلی کے لئے تریاق ہے کسی بخار کے ایام سے پہلے اس کا استعمال کیا جائے۔ تو بخار نہیں ہوتا۔ مصفے خون اعلےٰ درجہ کا ہونے کی وجہ سے جیسے کہ مریض کے لئے مفید ہے ویسا ہی تندرست کیلئے مفید ہے۔ جس قدر عرق پیا جائے اسی قدر خون صالح پیدا ہو کر چہرہ چمکتا ہے۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ بھیجا جاتا ہے ؛

قیمت ایک بوتل وزنی گیارہ چھٹانک ایک روپیہ (عم)

بانجھ پن اور **اٹھرا** کے لئے "عرق نور" مجرب المجرب ہے اس کے استعمال سے ماہواری خرابی اور قلت خون۔ درد وغیرہ دور ہو کر بچہ دانی قابل تولید ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ علاج کرا کر مایوس یا بدظن ہو گئے ہیں۔ تو آپ ایسا کریں۔ کہ ایک اقرار نامہ پختہ کاغذ پر مصدقہ گواہان تحریر کر کے کہ ہم موجد عرق نور کو مبلغ اسی (۸۰) روپیہ بعد حصول اولاد ادا کر دیں گے۔ کسی قسم کا عذر نہ ہوگا بھیج دیں تو ہم آپ کو مفت دوائی روانہ کر دیں گے۔ صرف خرچ ڈاک آپ کو دینا پڑے گا۔

نقد قیمت ۸ یوم خوراک دوائی معہ شافہ قیمت للعہ

درد شقیقہ:۔ ایک منٹ میں آرام قیمت (عہ) شیشی ایک اونس

درد گردہ:۔ پندرہ منٹ میں آرام قیمت ایک تولہ دو روپیہ (عار) خوراک ایک ماشہ

درد عصابہ یا سل:۔ دو منٹ میں آرام قیمت دو روپیہ (عار) شیشی دو اونس معہ چھ عدد گولیاں

بواسیر خونی:۔ ہر سہ قسم (دوائی خوردنی اور لگانیکی) ۔۔ سے ۔۔ تک مطابق مرض

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر نور بخش احمدی گورنمنٹ پنشنر انڈیا اینڈ افریقہ۔ قادیان پنجاب

اولاد بڑی نعمت ہے

جو لوگ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ ہم ان کو سچے دل سے مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک ہزار ہا بیمار بہ سالہ تجربہ کار طبیب کا آموزدہ و تجربہ شدہ شربت حمل کم از کم ایک دفعہ ضرور ہی گھر میں استعمال کرائیں۔ یہ لذیذ شربت طب یونانی کا ایک مشہور و معروف مرکب اولاد سے محروم گودیوں کو ہرا بھرا کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر حمل قرار پا کر ضائع ہو جاتا ہو۔ یا بچے پیدا ہو کر چھوٹی عمر میں ہی ماں باپ کو داغ جدائی دے جاتے اور ان کے کلیجوں میں ناسور ڈال جاتے ہوں تو اس شربت کا استعمال آبحیات کا سا اثر دکھاتا ہے۔ اس کے استعمال سے اولاد نرینہ کی خواہش بھی پوری ہوتی ہے۔ اگر آپ کے گھر میں بانجھ پن کا عارضہ ہے۔ یا مرض اٹھرا کی بیماری ہے۔ یا آپ کے گھر لڑکیاں ہی لڑکیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کی خواہش ہے۔ تو آپ اس کے استعمال سے انشاء اللہ تندرست مضبوط اور طویل العمر اولاد نرینہ حاصل کر سکیں گے۔ اس کی خوبی دراصل اس کے استعمال سے ہی معلوم ہو سکتی ہے اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت شربت حمل صرف چھ روپے آٹھ آنے (لاعہ)

ہماری دوائی کی زبردست تصدیق

عالیجناب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ لوکل مجلس منتظمہ قادیان تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ ناظم احمدیہ فارمیسی کا جو اشتہار اولاد حاصل کرنے کی دوائی کے متعلق شائع ہوتا ہے۔ وہ صداقت پر مبنی ہے۔ جن لوگوں نے اس دوائی کو استعمال کیا ہے۔ ان میں سے بعض نے میرے دریافت کرنے پر میرے سامنے یہ شہادت دی کہ یہ دوائی اولاد حاصل کرنیکے متعلق فی الواقعہ مفید ثابت ہوئی ہے اس لئے میں اپنی اس تصدیق کو فائدہ عام کے لئے شائع کرنے کی اجازت دیتا ہوں"

ناظم احمدیہ فارمیسی قادیان ضلع گورداسپور

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا ضرور استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں اس بیماری کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گود بھری بیمثل گولیاں حضور کی مجرب ویران اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی تولہ (لعہ) بشرح فی حمل ہے آخر وضعِ حمل تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر (عہ) ۔ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔

قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲؍)

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹاپن دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی بسڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سرنو پیدا کرنا۔ اور زیبائش دینا۔ خدا کے فضل سے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے (عار)

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان کی خبریں

پشاور ۲۳ مارچ - کل شام یہاں قریباً نصف گھنٹہ تک موسلا دھار بارش ہوئی - اور آج سہ پہر کو آندھی کے ساتھ بارش اور ژالہ باری بھی ہوئی - سات منٹ تک اولے برستے رہے - جدھر نظر اٹھتی تھی - اولوں کے ڈھیر کے ڈھیر نظر آتے تھے - اولے حجم میں بیر کے برابر تھے -

کلکتہ ۲۰ مارچ - کل رات کو پولیس نے ہولی کے سلسلہ میں رنگدار پانی پھینکنے اور آگ جلا کر شارع عام پر لوگوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ ڈالنے کے الزام میں کئی ہندوؤں کو گرفتار کیا - آج بھی کئی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں - گرفتاریوں کی مجموعی تعداد ۱۰۰ تک پہنچ چکی ہے ؏

بمبئی ۲۵ مارچ - اتوار کے سہ پہر کو لیوزی کے روئی کے کارخانہ میں پھر آگ لگ گئی - روئی کے سات ہزار بورے جن کی قیمت اندازاً ۲ لاکھ روپیہ تھی - آگ سے تباہ ہو گئے - یہ آتشزدگی جنوری ۱۹۲۹ء سے اس کارخانہ میں تیرھویں آگ ہے ؏

جدید دہلی ۲۳ مارچ - سر محمد حبیب اللہ پرو چانسلر نے دہلی یونیورسٹی کے جلسہ کنووکیشن کی صدارت کرتے ہوئے کہا - حکومت کا ارادہ ہے - کہ دہلی یونیورسٹی کو مشرق کا آکسفورڈ بنا دیا جائے -

جدید دہلی - ۲۳ مارچ آج سائمن کانفرنس نے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبروں کے بیانات لئے - سنٹرل کمیٹی کے ارکان کل وائسرائے کا بیان لیں گے ؏

جدید دہلی ۲۴ مارچ معلوم ہوا ہے - کہ پنڈت مالویہ جی مالوی تین ماہ تک تمام ہندوستان کا دورہ کرینگے - کانگریس کے پروگرام کو دلپسند بنانے کے علاوہ یہ کوشش کرینگے - کہ اچھوت اور نیچ ذات کوئی نہ رہے سب اعلیٰ ذات کے ہندوؤں میں مدغم ہو جائیں - ہر شہر میں وہ بلا لحاظ ذات پات تمام ہندوؤں کو رواداری کا سبق دیں گے ؏

جموں ۲۵ مارچ - افواہ ہے کہ اس سال مہاراجہ بہادر کے یورپ جانے پر ریاست کے انتظام کے لئے کیبنٹ نہیں بنائی جائیگی - بلکہ ایک چیف منسٹر مقرر کیا جائیگا - جو کہ اس عرصہ کے لئے ریاست کے انتظام کا ذمہ وار ہوگا - اس عہدہ کے لئے ہندوستان کی بڑی بڑی برگزیدہ اور معزز ہستیوں میں رسہ کشی ہو رہی ہے - اور ان میں سے سر محمد شفیع صاحب کا نام خاص طور پر سنا جاتا ہے ؏

ایک تارق نے دفتر زمیندار میں پہنچ کر کرسیاں میزیں اور اختر علی خان کی موٹر قرق کر لی - نیز "زمیندار" کے جتنے منی آرڈر ۱۱ اپریل تک ڈاک خانہ کی معرفت آئیں گے وہ سب ضبط کر لیے جائیں گے - یہ ضبطیاں ڈھائی ہزار روپیہ کی ایک ڈگری کی وصولی کے لئے ہیں - جو سینئر سب جج لاہور کی عدالت سے ایک پولیس سب انسپکٹر کے حق میں ہوئی تھی ؏

پشاور ۲۶ مارچ ۲۳ مارچ حال کو بڑہ کانفرنس کا جلسہ شروع ہوا - اور ۲۳ مارچ کو یکایک ختم کر دیا گیا - اس جلسہ میں صرف دو قرار دادیں پاس ہوئیں - ایک تو یہ کہ شنواری اور خوگیانی موجودہ شورش افغانستان میں بالکل الگ تھلگ رہیں کسی کی جنبہ داری نہ کریں اور جو کوئی شخص مرکزی افغان حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے - اس کی اطاعت کر کے اس کے طرفدار ہو جائیں دوسری قرار داد یہ پاس کی گئی - کہ شنواریوں اور خوگیانیوں میں چھ ماہ تک کوئی قومی لڑائی نہ ہو -

لاہور ۲۶ مارچ - آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں محکمہ تعلیم کے مصارف کے لئے مطالبہ زر کے سلسلے میں وزیر تعلیم لالہ منوہر لال کی حکمت عملی کے خلاف ملامت اور نکتہ چینی کی متعدد تحریکات پیش ہونے کا دن تھا - شیخ فیض محمد صاحب نے کسی پچھلے اجلاس میں پرائیویٹ سکولوں کو زر امداد دینے کی حکمت عملی پر اعتراض کرتے ہوئے ملامت کی تحریک پیش کی تھی - چونکہ یہ تحریک اخیر وقت میں پیش ہوئی تھی - اس لئے اس پر بحث نہ ہو سکی تھی - آج وزیر تعلیم نے جوابی تقریر کی - اگرچہ ارکان کونسل اس معاملہ پر بحث جاری رکھنا چاہتے تھے - تاہم صاحب صدر نے مزید مباحثہ کی اجازت نہ دی اور تحریک ملامت دو چار رائوں کی کثرت سے گر گئی ؏

مدراس ۲۵ مارچ - ہندو کا لندنی نامہ نگار یہ برقی پیام ارسال کرتا ہے - کہ روسی بالشویکوں کا سرکاری جریدہ لکھتا ہے - کہ ہندوستانی لیڈروں کی گرفتاریوں کا جواب دُنیا کی غریب جماعتیں اس طرح دینگی - کہ وہ ہندوستان میں انقلاب پیدا کرنے میں موثر مدد دینگی وقت آگیا ہے - کہ اس سوال کو اہم و مقدم تصور کیا جائے ؏

پشاور - ۲۵ مارچ - علاقہ غیر سے مختلف خبریں موصول ہو رہی ہیں - ان میں سے ایک یہ بھی ہے - کہ امان اللہ خان کی فوج کابل سے ۳۰ میل کے فاصلہ تک پہنچ گئی ہے ؏

پشاور - ۲۵ فروری - سرحدی علاقہ میں افواہ پھیل رہی ہے - کہ جرنیل نادر خاں کے بھائی ہاشم خان ڈکہ اور جلال آباد میں جرگہ کر کے امان اللہ کے خلاف پٹھانوں کو بھڑکا رہا ہے - اس نے اعلان کر دیا ہے - کہ میں جلال آباد اور ڈکہ کا بادشاہ ہوں - اس بیان کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوئی ؏

جیکب آباد ۲۶ مارچ - صدر و معتمد افغان انجمن ہلال احمر پشاور بمبئی ریلوے اسٹیشن پر پولیٹیکل ایجنٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقی ہوئے - اور پولیٹیکل ایجنٹ کے ہاں تمام دن مہمان رہے - شام کو ان پر ایک نوٹس کی تعمیل کی گئی جس کی رُو سے انہیں فوراً بلوچستان سے چلے جانے کا حکم دیا گیا - انہوں نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا - جس پر پولیس نے انہیں شام کی گاڑی سے بلوچستان کی حدود سے خارج کر دیا ؏

پشاور ۲۶ مارچ - یہاں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ خوست کے قبائل نے وزیریوں کو جو خوست میں مقیم اور امان اللہ خان کے بہت بڑے حامی ہیں - اپنے علاقہ سے نکالنا چاہا - خوست کے باشندوں نے منگل اور جدران قبائل کی اعانت سے وزیریوں پر حملہ کر دیا - وزیریوں نے صابری قبیلہ سے اعانت طلب - پانچ روز تک جنگ جاری رہی جس میں کثیر التعداد منگل قتل ہوئے - پٹ کرنال اور شہباز خان تمام دو دیہات کو جلا دیا گیا - مزید برآں صحبتی ... میں قبائل نے وزیریوں کی عورتوں کو پکڑ لیا ؏

ٹل ۲۶ مارچ - وزیریوں کا ایک بڑا لشکر خوست میں پہونچ گیا ہے - اور کل سے خوست کی چھاؤنی کے قریب معرکہ کارزار گرم ہے - فریقین کے کئی آدمی کام آ چکے ہیں - قبیلہ منگل کا جو بریگیڈیر خوست میں متعین ہے - اس نے وزیریوں کو توپوں سے مدد دی ہے - اور جدران بھی ان کی مدد کر رہے ہیں - قبیلہ منگل کے مہاجر وزیریوں پر حملہ کرنے سے وزیرستان کی تمام آبادی مشتعل ہو رہی ہے - جنرل نادر خاں کی تمام کوششیں بے سود معلوم ہو رہی ہیں - اور وہ خوست کی چھاؤنی میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں ؏

کلکتہ ۲۷ مارچ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مسٹر گاندھی مسٹر کرشن رائے - اور تین بنگالیوں کو زیر دفعہ ۶۶ (۲) قانون پولیس کلکتہ مجرم قرار دیتے ہوئے ایک ایک روپیہ جرمانہ کی سزا دی - جو فی الفور ادا کر دیا گیا - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر جے ایم سین گپتا چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے اس فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل دائر کریں گے ؏

دہلی ۲۷ - مارچ - مہاراجہ صاحب بھرت پور آج علی الصباح چار بجے اپنی فرودگاہ میں راہی ملک بقا ہوئے محکمہ فوج نے ایک خاص ایمبولنس کار مہیا کر دی - جس میں نعش رکھ دی گئی کار بھرت پور کی طرف روانہ ہو گئی ؏

لاہور ۲۷ مارچ - آج صبح سردار علی احمد جان کراچی میل پر قندھار جاتے ہوئے لاہور سے گذرے - گاڑی کی آمد سے بہت عرصہ پہلے مسلمانوں - ہندوؤں اور سکھوں کا ایک جم غفیر آپ کے استقبال کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھا - آپ سے استدعا کی گئی - کہ آپ امان اللہ خان کے خسروانہ اقتدار کی بحالی کے لئے کوشش کریں ؏

احمدیہ بہار پراونشل کانفرنس کی کارروائی

مونگھیر ۲۶ - مارچ - احمدیہ بہار پراونشل کانفرنس کے اجلاس مونگھیر میں ۲۴ - اور ۲۵ - مارچ کو منعقد ہوئے - جن میں صوبہ کے مختلف حصص سے دوست شامل ہوئے -

آل مسلم پارٹیز کانفرنس منعقدہ دہلی کے پیش کردہ مطالبات کو منظور کرنے کا ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا - ایک قرارداد یہ منظور کی گئی - کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی دو جون کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متبعین کا غیر مسلموں سے سلوک بلحاظ تعلیم و تعامل پر تقریریں کرنے کے لئے ہندوستان کے ہر گوشہ میں جلسے کرنے کی سکیم کو ترقی دی جائے تا ملک کے اندر موافقات اور موانست کی فضا پیدا کی جا سکے - اور موجودہ فرقہ وارانہ فسادات مٹ جائیں - نیز اس لئے بھی - کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے ؏

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔